سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 263 Sunday 08 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۶۳) ۸؍فروری ۲۰۲۶ء بروز اتوار قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

ہند-امریکہ تجارتی معاہدے کا فریم ورک جاری، زراعت اور ڈیری کے شعبوں میں نہیں ہوا کوئی معاہدہ

امریکہ نے ہندوستانی اشیا پر ٹیرف کو 18 فیصد کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے جبکہ ہندوستان امریکی مصنوعات پر ٹیرف کم کرے گا

نئی دھلی (ایجنسی):
ہندوستان اور امریکہ نے جمعہ کے روز ایک عبوری تجارتی معاہدے کا فریم ورک جاری کردیا جس سے دونوں ممالک کے مابین جامع دوطرفہ تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی سمت میں نئی رفتار ملی ہے۔ یہ اعلان وسیع مذاکرات اور حالیہ ٹیرف کشیدگی کے درمیان سامنے آیا ہے جس سے دونوں فریقوں کے درمیان اقتصادی تعلقات میں نئی رفتار کا اشارہ ملتا ہے۔اس سلسلے میں دونوں ممالک نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ امریکہ اور ہندوستان اس فریم ورک کو تیزی سے نافذ کریں گے اور عبوری معاہدے کو حتمی شکل دینے کی سمت میں کام کریں گے تاکہ ایک باضابطہ طور سے باہمی فائدہ مند تجارتی معاہدہ (بی ٹی اے) کو مکمل کیا جاسکے۔ دونوں ممالک نے اسے اپنی شراکت داری میں ایک تاریخی سنگ میل قرار دیا۔

مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل نے امریکہ کے ساتھ عبوری تجارتی معاہدے کا فریم ورک جاری کرتے ہوئے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ وزیر اعظم مودی کی فیصلہ کن قیادت میں ہندوستان نے امریکہ کے ساتھ عبوری تجارتی معاہدے کے لیے مضبوط فریم ورک تیار کیا ہے۔ اس سے ہندوستانی برآمد کنندگان خاص طور پر ایم ایس ایم ای، کسان اور ماہی گیروں کے لیے 30 ٹریلین ڈالر کی وسیع مارکیٹ کے دروازے کھلیں گے۔ برآمدات میں اضافے سے خواتین اور نوجوانوں کے لیے لاکھوں نئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس فریم ورک کے تحت امریکہ ہندوستانی اشیا پر باہمی محصولات کو 18 فیصد تک کم کرے گا، جس سے ٹیکسٹائل ملبوسات، چمڑے اور جوتے، پلاسٹک اور ربڑ کی مصنوعات، نامیاتی کیمیکل، گھر کی سجاوٹ، دستکاری، اور منتخب مشینری جیسے اہم شعبوں میں ہندوستانی مصنوعات کو زیادہ سے بڑے بازار تک رسائی حاصل ہوگی۔اس کے علاوہ جینیرک فارماسیوٹیکلس، جواہرات اور ہیرے (جیمس اینڈ ڈائمنڈس) اور ہوائی جہاز کے پرزوں سمیت کئی اشیائ پر ٹیرف صفر کئے جائیں گے جس سے ہندوستان کی برآمدی مسابقت اور میک ان انڈیا کو مزید مضبوطی ملے گی۔

پیوش گوئل نے کہا کہ یہ معاہدہ کسانوں کے مفادات کے تحفظ اور دیہی معاش کو برقرار رکھنے کے لیے ہندوستان کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔حساس زرعی اور دودھ کی مصنوعات جیسے مکئی، گندم، چاول، سویا، پولٹری، دودھ، پنیر، ایتھنول (ایندھن)، تمباکو، بعض سبزیوں اور گوشت جیسے حساس زرعی اور ڈیری مصنوعا کو مکمل طور پر محفوظ کیا گیا ہے۔ یہ معاہدہ ہندوستان اور امریکہ کو ہمارے اقتصادی تعاون کو گہرا کرنے کے مشترکہ عزم کے ساتھ آگے بڑھنے میں مدد کرے گا، جو ہمارے شہریوں اور کاروبار کے لیے پائیدار ترقی کی عکاسی کرتا ہے۔

اس عبوری معاہدے سے قبل اس ہفتے کے شروع میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ واشنگٹن اور نئی دہلی کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے۔اس معاہدے کے تحت امریکہ ہندوستانی اشیا پر ٹیرف کو 50 فیصد سے کم کر کے 18 فیصد کر دے گا۔ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ اس کے بدلے میں ہندوستان روسی تیل کی خریداری روک دے گا اور اپنی تجارتی رکاوٹیں کم کردے گا۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان اب امریکہ سے 25 فیصد تعزیری ٹیرف خرید سکے گا۔

ترکی میں موساد کے دو جاسوسوں کو گرفتار کرلیا گیا

انقرہ (ایجنسی):
ترکی قومی خفیہ ایجنسی 'ایم آئی ٹی' نے اسرائیل خفیہ ایجنسی موساد کے لئے جاسوسی کے الزام میں دو مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ترک سکیورٹی حکام کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ترکیہ خفیہ ایجنسی 'ایم آئی ٹی' نے "MONITUM" کوڈ نام والے ایک پیچیدہ تفتیشی آپریشن میں موساد کے 2 جاسوسوں کو گرفتار کیا ہے۔سکیورٹی حکام کے مطابق 'ایم آئی ٹی' نے استانبول کے چیف اٹارنی دفتر اور استانبول پولیس ڈائریکٹریٹ کے شعبہ انسداد دہشت کے ساتھ کئے گئے مشترکہ آپریشن میں مہمت بوداک دریا اور ویسل کریم اولو کو حراست میں لیا گیا۔ذرائع کا کہنا ہے کہ ملزم 'دریا' ایک کان کنی انجینئر ہے۔اس نے 2005 میں اپنی کمپنی بنا کر ضلع مرسین کے علاقے سیلیفکے میں سنگ مرمر کی کان کھولی۔اس کے بعد ملزم تیزی سے بین الاقوامی تجارت کرنے لگا۔کمپنی کے متعدد ممالک میں بڑھتے ہوئے کاروباری روابط نے اسرائیلی انٹیلی جنس کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ذرائع نے کہا ہے کہ ستمبر 2012 میں ایک "علی احمد یاسین" کوڈ نیم والے ایک شخص ایک غیر فعال اسرائیلی کمپنی کے نمائندے کی حیثیت سے دریا کے دفتر میں آیا اور تعاون کی پیشکش کی۔جنوری 2013 تک دریا کو یورپ میں ایک ملاقات کے دوران موساد کے ایجنٹوں سے متعارف کروایا گیا۔ان ملاقاتوں کے دوران، موساد کے "لیوس" کوڈ نیم والے جاسوس نے فلسطینی نژاد ترک شہری ویسل کریم اوغلو کی بھرتی کی درخواست کی اور دونوں مردوں کو ہدایت کی کہ وہ تمام سرگرمیوں اور رابطوں کی مشترکہ رپورٹ دیا کریں۔سکیورٹی ذرائع کے مطابق دریا نے یورپی ممالک میں موساد کے متعدد جاسوسوں کے ساتھ ملاقاتیں کیں جو "لیوس"، "جیمس/ہوسے"، "ڈاکٹر روبرٹو/ریکارڈو"، "ڈین/ڈینس"، "مارک"، "ایلی/ایمی" اور "مائیکل" جیسے مختلف کوڈ نام استعمال کر رہے تھے۔

کئی گھنٹوں کے ہنگامہ کے بعد رکن پارلیمنٹ پپو یادو گرفتار

پٹنہ (ایجنسی):
پورنیا کے رکن پارلیمنٹ پپو یادو کو پٹنہ پولیس نے کل یعنی 6 فروری کو رات دیر گئے 31 سال پرانے معاملے میں گرفتار کیا ہے۔پولیس انہیں گرفتار کرنے پہنچی تھی لیکن انہوں نے جانے سے انکار کیا۔ایس پی بھانو پرتاپ سنگھ سمیت بڑی پولیس فورس پہنچی جس کے بعد پولس پپو یادو کو لے گئی۔ابتدائی معلومات کے مطابق، دو دن قبل پٹنہ کے ایم پی۔ایم ایل اے کی عدالت نے ایم پی پپو یادو سمیت تین لوگوں کے خلاف دھوکہ دہی کے ذریعہ مکان کرایہ پر لینے کے الزام میں اپچینٹ اور ضبطی کا حکم جاری کیا تھا۔یہ پورا معاملہ 1995 کا ہے۔پٹنہ میں شکایت درج کروائی گئی تھی۔اگرچہ پولیس نے رکن پارلیمنٹ پپو یادو کو گرفتار کر کے لے گئی لیکن ان کی پٹنہ رہائش گاہ پر گھنٹوں ہنگامہ ہوتا رہا۔پولیس اور پپو یادو میں بحث جاری رہی۔پپو یادو نے اپنے وکیل کو بلانے پر اصرار کیا۔جب پولیس کو معلوم ہوا کہ پپو یادو کو اس طرح سے لے جانا مشکل ہوجائے گا تو بڑی فورس کو بلایا گیا، سینئر افسران بھی پہنچ گئے۔جس وقت یہ واقعہ ہوا، تقریباً آدھی رات ہوچکی تھی۔اس کے بعد پولیس پپو یادو کو لے گئی۔انہیں گرفتار کرنے کے بعد پٹنہ پولیس سب سے پہلے ایم پی پپو یادو کو بیلی روڈ پر واقع آئی جی آئی ایم ایس لے گئی۔پولیس مزید کارروائی کرے گی۔کچھ حامی بھی پپو یادو کے پیچھے اسپتال پہنچے۔واضح رہے کہ کچھ دن پہلے پٹنہ میں این ای ای ٹی کے ایک طالب علم کی موت ہوگئی تھی۔پوسٹ مارٹم رپورٹ میں کہا گیا کہ زیادتی کے امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔معاملہ اس حد تک بڑھ گیا کہ نتیش کمار حکومت نے مرکزی حکومت سے سی بی آئی جانچ کا حکم دینے کی درخواست کی۔ایم پی پپو یادو اس معاملے پر حکومت پر لگاتار حملہ کر رہے ہیں اور اسے سختی سے اٹھا رہے ہیں۔پپو یادو کا کہنا ہے کہ اسی لیے حکومت نے یہ کارروائی کی۔

ہندوستان نے اسلام آباد کے بم دھماکے میں ملوث ہونے کے پاکستان کے الزام کو کیا خارج

نئی دھلی (ایجنسی):
ہندوستان نے کل اسلام آباد کی ایک مسجد میں خودکش بم دھماکے میں ملوث ہونے کے پاکستان کے الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ پاکستان اپنے سماجی تانے بانے سے دوچار مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے کے بجائے اپنی موروثی بیماریوں کی ذمہ داری دوسروں پر ڈال کر خود فریبی کا انتخاب کر رہا ہے۔وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان ایسے تمام بے بنیاد اور بے مطلب الزامات کو مسترد کرتا ہے۔ہندوستان نے بم دھماکے کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے جانی نقصان پر افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ آج اسلام آباد کی ایک مسجد میں بم دھماکہ قابل مذمت ہے اور ہندوستان اس سے ہونے والے جانی نقصان پر تعزیت کرتا ہے۔" یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ، پاکستان اپنے سماجی تانے بانے سے لاحق مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے کے بجائے، اپنے گھر میں پیدا ہونے والی بیماریوں کی ذمہ داری دوسروں پر ڈال کر خود فریبی کے درپے ہے۔ہندوستان ایسے ہر الزام کو مسترد کرتا ہے، جو بے بنیاد ہے اور بے مطلب بھی ہے۔

پی ایم مودی 2 روزہ دورے پر پہنچے ملیشیا، دونوں ملکوں کے رشتوں میں مضبوطی

کانگریس نے یاد دلایا ملیشیائی وزیر اعظم انور ابراہیم کا ایک بیان

نئی دھلی (ایجنسی):
ہندوستان اور ملیشیا کے رشتوں کو نئی اونچائیاں فراہم کرنے کا عزم لیے وزیر اعظم نریندر مودی ہفتہ کے روز 2 دنوں کے دورہ پر ملیشیا پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر ان کا استقبال ملیشیائی وزیر اعظم انور ابراہیم نے کیا۔ملیشیا کے لیے روانگی سے قبل پی ایم مودی نے اشارہ دیا تھا کہ ہندوستان اب ملیشیا کے ساتھ دفاعی، معاشی، سیکورٹی اور اینوویشن جیسے اہم شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ انھوں نے یہ بیان بھی دیا کہ ہندوستان اور ملیشیا کے درمیان تعلقات تاریخی رہے ہیں اور گزشتہ کچھ سالوں کے دوران ان رشتوں میں لگاتار مضبوطی آئی ہے۔

پی ایم مودی کا کہنا ہے کہ وہ ملیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کے ساتھ تفصیلی بات چیت کو لے کر پُرجوش ہیں۔نریندر مودی کے مطابق دونوں ممالک اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید آگے بڑھانے پر توجہ دیں گے۔اس میں دفاعی وسیکورٹی تعاون کے ساتھ ساتھ تجارتی، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور اینوویشن کو نئی سمت دینا شامل ہے۔خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق پی ایم مودی کے دورۂ ملیشیا کو لے کر ملیشیا میں موجود ہندنژاد طبقہ بہت پُرجوش ہے۔کوالالمپور میں ان کے استقبال کے لیے عالیشان کمیونٹی پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے، جس کا نام ہے 'ویلکم مودی جی'۔اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں 750 سے زیادہ فنکار ایک ساتھ اسٹیج پر اتریں گے اور کمیونٹی رقص پیش کریں گے۔

بہرحال، کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ملیشیا پہنچنے سے قبل انھیں کچھ باتیں یاد دلائی ہیں۔کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "اکتوبر 2025 کے اواخر میں وزیر اعظم کوالالمپور کا دورہ کرنے والے تھے۔ اس کا اعلان بھی کیا گیا تھا، لیکن آخری لمحہ میں مودی نے یہ دورہ منسوخ کر دیا، کیونکہ وہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے سامنے آنا نہیں چاہتے تھے، جو اسی وقت ملیشیا میں موجود رہنے والے تھے۔ چنانچہ مودی نے آسیان رہنماؤں کے ساتھ ایک ورچوئل سمٹ میٹنگ پر اکتفا کیا۔" کانگریس لیڈر نے ملیشیائی وزیر اعظم انور ابراہیم کے ایک بیان کی یاد دہانی بھی کرائی۔انھوں نے لکھا کہ "وزیر اعظم کوالالمپور جا رہے ہیں تاکہ اپنے مزید ایک اچھے دوست، ملیشیا کے وزیر اعظم سے ملاقات کرسکیں۔ یہ یاد کرنا مناسب ہوگا کہ 27 دسمبر 2024 کو ڈاکٹر منموہن سنگھ کے لیے اپنے خراج عقیدت میں انور ابراہیم نے کیا کہا تھا۔"

اس پوسٹ کے ساتھ جئے رام رمیش نے انور ابراہیم کا وہ پرانا پوسٹ بھی شیئر کیا ہے، جو سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے انتقال پر ایک تعزیتی پیغام تھا۔ اس میں انور ابراہیم نے لکھا تھا کہ "میرے معزز اور عزیز دوست ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال کی خبر نے غم کا ایک بھاری بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے۔ یقیناً اس عظیم شخصیت پر بے شمار تعزیتی مضامین، تحریریں اور کتابیں لکھی جائیں گی، جن میں انہیں ہندوستان کی معاشی اصلاحات کے معمار کے طور پر سراہا جائے گا۔" انھوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ "وزیر اعظم کی حیثیت سے ڈاکٹر منموہن سنگھ ہندوستان کے دنیا کی بڑی معاشی طاقتوں میں ابھرنے کے عمل کے معاون ثابت ہوئے۔" وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "مجھے یہ نایاب اعزاز حاصل رہا کہ میں نے ان انقلابی پالیسیوں کے ابتدائی برسوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، جب ہم دونوں 1990 کی دہائی میں بطور وزیر خزانہ خدمات انجام دے رہے تھے۔ ہم بدعنوانی کے خلاف جدوجہد کے لیے پُرجوش عزم میں شریک تھے، حتیٰ کہ ایک بڑے معاملے کی تہہ تک پہنچنے میں باہمی تعاون بھی کیا۔" اس بیان کی یاد دہانی جئے رام رمیش نے اس لیے کرائی ہے، کیونکہ مودی حکومت ڈاکٹر منموہن سنگھ اور یو پی اے حکومت کی پالیسیوں کو ہمیشہ تنقید کا نشانہ بناتی رہی ہے۔

نیٹ طالبہ کی موت معاملہ پر آواز اٹھا رہے پپو یادو کی گرفتاری غیر حساس رویہ: پرینکا

نئی دھلی (ایجنسی): بہار کی راجدھانی پٹنہ میں نیٹ کی تیاری کر رہی طالبہ کی مشتبہ حالت میں ہوئی موت معاملہ پر کانگریس نے بی جے پی اور اس کی ساتھی پارٹی جنتا دل یو کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اس معاملہ میں لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے خاص طور سے حکمراں طبقہ کے رویہ پر تشویش کا اظہار کیا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "پٹنہ میں نیٹ کی تیاری کر رہی طالبہ کی مشتبہ حالت میں ہوئی موت اور اس کے بعد کی پوری کارروائی نے ایک بار پھر سسٹم کی گہری سڑاندھ کو ظاہر کر دیا ہے۔" راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ متاثرہ کنبہ نے جب غیر جانبدارانہ جانچ اور انصاف کا مطالبہ کیا، تو وہی پرانا بی جے پی-این ڈی اے ماڈل سامنے آ گیا۔ یعنی کیس کو بھٹکاؤ، کنبہ کو پریشان کرو اور جرائم پیشوں کو اقتدار کا تحفظ فراہم کرو۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ "اس بیٹی کے لیے انصاف کی آواز بن کر ساتھی رکن پارلیمنٹ پپو یادو جی مضبوطی سے کھڑے ہوئے۔

بریلی میں ایک اور مسجد شہید
ایس ڈی ایم کورٹ کے حکم پر کارروائی

بریلی (ایجنسی): بریلی ضلع کے بھوجی پورہ تھانہ علاقہ میں واقع پپریا گاؤں میں ایک غیر قانونی مسجد کو بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے منہدم کردیا گیا۔ یہ کارروائی ایس ڈی ایم کورٹ کے حکم پر کی گئی۔مسجد کی زمین کو لے کر دو فریقین کے درمیان دیرینہ تنازعہ چل رہا تھا۔ سماعت کے بعد عدالت نے عمارت گرانے کا حکم جاری کیا۔ بھوجی پورہ پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر راجیو چودھری نے بتایا کہ مسجد سے متعلق معاملہ ایس ڈی ایم کورٹ میں چل رہا ہے۔ یہ مسجد گرام پنچایت کی زمین پر بنائی گئی تھی۔ ایس ڈی ایم کورٹ کے حکم پر بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا۔ پولیس کے مطابق گاؤں کی پنچایت میں تقریباً 300 مربع گز پر محیط اس مسجد کو دو بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے منہدم کیا گیا۔ انتظامیہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے آپریشن کے دوران چوکس رہی۔ بلڈوزر آپریشن کے دوران پپریا گاؤں مکمل طور پر چھاؤنی میں تبدیل ہوگیا۔ کئی تھانوں کی پولیس، پی اے سی کے جوانوں کے ساتھ سیکورٹی کے لیے تعینات تھے۔ گاؤں اور آس پاس کے علاقے پولیس کی سخت نگرانی میں رہے۔

تیز رفتار ٹرک نے بس مسافروں کو روندا، 6 موت

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے متھرا میں یمنا ایکسپریس وے پر دیر رات ہوئے المناک حادثے میں تیز رفتار کنٹینر نے بس میں سوار مسافروں کو زوردار ٹکر ماردی۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب مسافر سلیپر بس سے اتر کر نیچے کھڑے ہوئے تھے۔ اسی دوران بے قابو کنٹینر آیا اور مسافروں کو روندتا ہوا نکل گیا۔ اس حادثے میں 6 افراد کی موقع پر ہی موت ہوگئی جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔ 'اے بی پی نیوز' کے مطابق سوریر تھانہ علاقے میں یمنا ایکسپریس وے کے مائل اسٹون 88 کے قریب یہ حادثہ پیش آیا۔ اب تک ملی اطلاع کے مطابق سلیپر بس نوئیڈا سے فرخ آباد جارہی تھی۔ راستے میں یمنا ایکسپریس وے پر کچھ مسافر پیشاب کرنے کے لیے اترے تھے جس کے بعد کچھ دوسرے مسافر بھی اتر کر سڑک پر کھڑے ہوگئے۔ اسی دوران ایک تیز رفتار کنٹینر آیا اور بس سے اترنے والے مسافروں کو ٹکر ماردی، اس سے پہلے کہ مسافر کچھ سمجھ پاتے یا خود کو بچا پاتے، کنٹینر انہیں روندتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ اس حادثے میں 6 مسافروں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ 3 مسافر شدید زخمی ہوگئے جس میں ایک کی حالت نازک بتائی جارہی ہے۔ حادثے کے بعد موقع پر کہرام مچ گیا۔ لوگ مدد کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ واردات کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور امدادی کارروائیاں شروع کردیں۔

'ہاؤڈی مودی پر نمستے ٹرمپ بھاری پڑ گیا': جے رام رمیش

نئی دھلی (ایجنسی): "اتنی جھپیوں اور فوٹو۔آپس کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا۔ نمستے ٹرمپ، ہاؤڈی مودی پر بھاری پڑ گیا۔ دوست، دوست نہ رہا!" یہ تلخ اور طنزیہ بیان آج کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جاری سوشل میڈیا پوسٹ میں دیا ہے۔ انھوں نے ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ سے متعلق کچھ نئی جانکاریاں سامنے آنے کے بعد یہ تبصرہ کیا ہے اور وزیر اعظم مودی کے ساتھ ساتھ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہند-امریکہ مشترکہ بیان میں کئی اہم باتیں ایسی ہیں، جو اب بھی واضح نہیں ہیں۔ لیکن جو معلومات سامنے آئی ہیں، وہ ہندوستان کے مفادات کے حوالہ سے تشویش پیدا کرنے والی ہیں۔ جئے رام رمیش کے مطابق اس معاہدہ کے بعد ہندوستان اب روس سے تیل درآمد نہیں کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ امریکہ نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر ہندوستان براہ راست یا بالواسطہ طور پر روس سے تیل خریدتا ہے تو اس پر 25 فیصد کا اضافی ٹیرف بطور سزا دوبارہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ کانگریس رہنما کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ہندوستان کی توانائی سلامتی اور آزاد خارجہ پالیسی پر دباؤ ڈالنے کے مترادف ہے۔

امریکہ کے ساتھ مذاکرات مثبت رہے، صرف ایٹمی معاملے تک محدود تھے: ایرانی وزیر خارجہ

تہران (ایجنسی):
ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے سلطنت عمان میں ہونے والے مذاکرات کے بعد امریکہ کے ساتھ بات چیت کے ماحول کو مثبت قرار دیا ہے۔ فریقین نے مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔ عراقچی نے ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن کو دیے گئے ایک بیان میں کہا کہ انتہائی مثبت ماحول میں ہم نے دلائل کا تبادلہ کیا اور دوسرے فریق کو اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فریقین نے مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے لیکن ہم میکانزم اور وقت کے بارے میں بعد میں فیصلہ کریں گے۔

عراقچی نے کہا کہ مذاکرات کے دوران فریقین نے خیالات اور خدشات کا تبادلہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر یہ راستہ جاری رہا تو ایک معاہدے تک پہنچنے کے لیے ایک اچھا فریم ورک حاصل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذاکرات جاری رکھنے کے اصول پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ انہوں نے واشنگٹن اور تہران کے درمیان عدم اعتماد کی دیوار کو گرانے کے سب سے بڑے چیلنج کے بارے میں بات کی۔ عراقچی نے زور دیا کہ واشنگٹن کے ساتھ بات چیت صرف ایٹمی فائل تک محدود تھی۔ ہم امریکہ کے ساتھ ایٹمی مسئلے کے علاوہ کسی دوسرے معاملے پر بات چیت نہیں کر رہے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی اور امریکی مذاکرات کار اپنے دارالحکومتوں میں مشاورت کے بعد مذاکرات میں آگے بڑھنے کے طریقوں کا فیصلہ کریں گے۔ عمان میں مذاکرات کے پہلے دور کے بعد ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا آگے بڑھنے کا راستہ ہمارے دارالحکومتوں کے ساتھ ہماری مشاورت پر منحصر ہوگا۔ اس سے قبل عراقچی نے اپنے "ایکس" اکاؤنٹ پر کہا تھا کہ ایران سفارت کاری کے ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے جس میں آنکھیں کھلی ہیں اور یادداشت میں وہ سب کچھ ہے جو گزشتہ سال پیش آیا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے باہمی احترام پر زور دیا اور کہا ہم نیک نیتی کے ساتھ شامل ہوں گے اور اپنے حقوق پر قائم رہیں گے، باہمی احترام اور مشترکہ مفاد محض الفاظ نہیں بلکہ ایک ناگزیر ضرورت ہیں۔

ایران اور امریکہ آج جمعہ کو سلطنت عمان میں تہران کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں انتہائی اہم مذاکرات کر رہے ہیں لیکن ایجنڈے پر جاری اختلاف کا مطلب یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں علاقائی جنگ کے بڑھتے ہوئے خدشات کے باوجود پیش رفت کا حصول مشکل ہوگا۔ ایک ایسے وقت میں جب فریقین نے تہران اور مغرب کے درمیان طویل عرصے سے جاری ایٹمی تنازعے کو حل کرنے کے لیے سفارت کاری کو نیا موقع دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے بدھ کو کہا کہ واشنگٹن چاہتا ہے کہ مذاکرات میں ایران کا ایٹمی پروگرام، اس کے بیلسٹک میزائل، پورے خطے میں مسلح گروہوں کی حمایت کے ساتھ ساتھ اپنے عوام کے ساتھ اس کا سلوک بھی شامل ہو۔

ایران کا کہنا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور مشرق وسطیٰ کے لیے امریکی مندوب اسٹیو وٹکوف مسقط میں صرف ایٹمی مسائل پر بات چیت کریں۔ تہران نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہ مذاکرات میں قوت کی پوزیشن سے اور ایک ایسے منصفانہ اور فریقین کے لیے قابل قبول سمجھوتے تک پہنچنے کے مقصد کے ساتھ شرکت کرے گا جو ایٹمی مسئلے پر اس کی عزت و وقار کا تحفظ کرے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے گزشتہ روز جمعرات کو کہا کہ ہمیں امید ہے کہ اس عمل میں شریک امریکی فریق بھی ذمہ داری، حقیقت پسندی اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرے گا۔

یہ صورتحال اس وقت سامنے آئی ہے جب تہران کی قیادت اب بھی اس امکان پر شدید فکرمند ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے قریب امریکی بحری افواج کو مضبوط کرنے کے بعد اسے نشانہ بنانے کی اپنی دھمکیوں پر عمل درآمد کر سکتے ہیں۔ امریکی بحری موجودگی میں اضافہ، جسے ٹرمپ نے ایک بڑا بیڑہ قرار دیا، گزشتہ ماہ ایران کے مختلف حصوں میں ہونے والے مظاہروں کو کچلنے کے لیے ایرانی حکومت کی کریک ڈاؤن مہم کے بعد عمل میں آیا جس نے واشنگٹن اور تہران کے درمیان تناؤ میں اضافہ کر دیا ہے۔

ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ اگر کوئی معاہدہ نہیں ہوا تو غالباً بری چیزیں رونما ہوں گی۔ اس سے ایران پر اس تصادم کے دوران دباؤ بڑھ رہا ہے جس میں پہلے ہی فضائی حملوں کی دھمکیوں کا تبادلہ شامل ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی فوجی حملے کا بھرپور جواب دے گا اور اس نے امریکی اڈوں کی میزبانی کرنے والے پڑوسی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ کسی بھی حملے میں ملوث ہوئے تو وہ آگ کی زد میں آسکتے ہیں۔

میگھالیہ: کوئلہ کان دھماکہ میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوئی

شیلانگ (ایجنسی): میگھالیہ کے مشرقی جینتیا ہلس ضلع میں غیر قانونی کوئلہ کانکنی کے دوران ہوئے دھماکے کے 2 دنوں بعد جائے وقوع سے 2 مزید لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ اس سے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوگئی ہے۔ پولیس نے اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ جمعرات کو امسنگٹ گاؤں کے تھانگسکو علاقہ میں ہوئے دھماکہ والی جگہ پر کئی ایجنسیوں کے ذریعہ چلائی جارہی تلاشی مہم کے دوران دونوں لاشیں برآمد کی گئیں۔ پولیس نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور تلاشی مہم فی الحال جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس کمار نے بتایا کہ مہلوکین کی شناخت کی جارہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ بی این ایس (بھارتیہ نیائے سنہیتا)، کان اور معدنیات (ڈیولپمنٹ ورینگولیشن) ایکٹ اور دھماکہ خیز مادہ ایکٹ کے التزامات کے تحت ازخود نوٹس لیتے ہوئے کھلی ہریات پولیس تھانہ میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اس حادثہ کے تعلق سے اب تک دوملز مین، جلا پھیٹ پورڈ نگ گاؤں کے 36 سالہ فورمے چرمانگ اور سُنتنگا پوہو یلانگ گاؤں کے 42 سالہ شیبی وار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امسنگٹ کے تھانگسکو علاقہ واقع کان میں دھماکہ کے بعد افسران کئی ایجنسیوں کی مدد سے بڑے پیمانے پر تلاشی اور بچاؤ مہم چلا رہے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

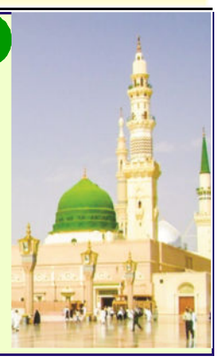

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔''جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

تصادم کا پھیلاؤ روکنا ایران کے لیے ضروری؟

ایران اور امریکہ کے درمیان ایک بار پھر کشیدگی میں شدت آ گئی ہے۔ حالیہ دنوں میں اس کشیدگی نے پریشانی وتشویش کو مزید بڑھا دیا ہے۔ایران کے بیانیے کو بعض لوگ اس طرح سامنے لا رہے ہیں کہ یہ تباہی صرف ایران تک محدود نہیں رہے گی۔ وہ آبنائے ہرمز کا حوالہ دیتے ہوئے اشارہ کر رہے ہیں کہ اس کے اثرات علاقائی اداکاروں تک بھی پہنچیں گے۔کشیدگی پھیلانے کا یہ محض بیانیہ ہے یا عملاً ایسا ہوسکتا ہے۔کشیدگی کو پھیلانے کی دعوت دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ پورا علاقہ عدم استحکام کا شکار ہوگا جسے بعد میں کنٹرول کرنا یا روکنا مشکل ہوجائے گا۔لہذا ایران کو چاہیے کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائے کہ تصادم غیر محدود نہ ہونے پائے۔ وہ ایسی کارروائیوں اور دھمکیوں سے پرہیز کرے جو تصادم کو بین الاقوامیت دے سکتی ہیں یا پڑوسی ملکوں کو تصادم میں گھسیٹ سکتے ہیں۔اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سرحدی امور کو کنٹرول رکھے کہ ایک بار تصادم سرحدوں سے باہر نکل گیا یا اصل کھلاڑیوں سے دوسروں کی طرف منتقل ہوگیا تو اس کو روکنا اور تباہی کی شدت کو کم رکھنا مشکل ہو جائے گا۔غلط اندازہ اور غلط جمع تفریق اتحادیوں کو بھی اس جنگی دہانے پر کھڑا کرسکتی ہے اور مقامی تنازعات علاقائی بحران کا باعث بن سکتے ہیں۔اس لیے ایران کو چاہیے وہ تصادم وکشیدگی کو پھیلنے نہ دے۔آبنائے ہرمز کوئی علاقائی آبی راہگزر نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی معاشی نظام میں ایک اہم اور مصروف چوراہے کی حیثیت رکھتی ہے۔دنیا میں پہنچائے جانے والے تیل کے حوالے سے اس کی اہمیت غیر معمولی ہے کہ اس کے راستے تیل کا نمایاں حصہ اسی راستے سے گزرتا ہے جس میں تیل کے علاوہ مائع شکل میں قدرتی گیس بھی شامل ہے اور توانائی کے ان ذرائع کے حوالے سے یہ روزمرہ کا راستہ ہے۔اسی راستے سے ایشیا کو توانائی کی فراہمی ممکن ہوتی ہے۔یہی راستہ یورپ کے لیے بروئے کار ہے اور ان دونوں براعظموں سے ہٹ کر بھی تیل کی ترسیل کے لیے آبنائے ہرمز اہم ہے۔اس میں تھوڑی سی خرابی اور بدنظمی کے اثرات حقیقتاً کافی زیادہ ہوں گے۔

آبنائے ہرمز میں آنے والی کوئی بھی خرابی فوری طور پر توانائی کی عالمی منڈیوں کو متاثر کرسکتی ہے۔عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا، افراط زر کی وجہ سے دباؤ بڑھیں گے، معاشی عدم استحکام مشرق وسطیٰ سے باہر بھی اپنا پھیلاؤ ممکن بنا سکتا ہے۔ان پہلوؤں کو دیکھا جائے تو آبنائے ہرمز کی اہمیت صرف ایرانی تشویش کے حوالے سے نہیں ہے۔ بلکہ اس سے عالمی مفادات بھی جڑے ہوئے ہیں۔اس راستے سے تجارتی نقل وحمل کو لاحق ہونے والا کوئی بھی خطرہ فوری طور پر بین الاقوامی ایشو بن سکتا ہے اور ان تمام اداکاروں کو بھی اپنی طرف کھینچ سکتا ہے جو اس سے پہلے ایران کے ساتھ جڑی اس کشیدگی کا حصہ نہیں ہے۔اس لیے اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ آبنائے ہرمز میں کشیدگی پیدا کرنے کا بیانیہ یا فوجی اسلحے کے استعمال کے اشارے دینا آبنائے ہرمز کے گردوپیش کے لیے خطرناک ہو جائے گا۔ پائی جانے والی دو طرفہ کشیدگی کئی اطراف میں بحران کا باعث بن سکتی ہے۔ایران بھی بہت اچھی طرح آبنائے ہرمز کی اس اہمیت سے آگاہ ہے۔لیکن اس ایرانی سہولت کو خود بخود دوسروں کے نقصان میں نہیں بدلنا چاہیے۔آبنائے ہرمز کو ایک دباؤ کے حربے کے طور پر استعمال کرنا یقیناً واشنگٹن کے علاوہ بھی مختلف گوشوں سے ردعمل کو جنم دے گا۔ یورپی بحری افواج، ایشیائی توانائی کے صارفین اور بین الاقوامی سلامتی کے اتحاد، ان سب کی طرف سے ردعمل کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا۔نتیجتاً ایسی کارروائیاں جو آبنائے ہرمز کو ایک دباؤ کے ہتھکنڈے کے طور پر استعمال کرنے کے حوالے سے ہوں گی وہ ایک وسیع تر اور متحدہ ردعمل کا سبب بنیں گی اور کئی اداکار ایران کے سامنے آجائیں گے۔

آبنائے ہرمز میں کارروائیوں کے نتیجے میں عالمی سطح پر پیدا ہونے والے اثرات کے علاوہ براہ راست ایران کے لیے بھی یہ اثرات انتہائی نقصان کا باعث ہوسکتے ہیں۔حتیٰ کہ اس کے اپنے معاشی وتذویراتی مفادات کو زک پہنچ سکتی ہے۔ایران اپنی برآمدات کے لیے جن تجارتی راستوں کو استعمال کرتا ہے وہ متاثر ہوسکتے ہیں اور اس کی تجارتی رابطہ کاری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔یوں پہلے سے معاشی دباؤ تلے آئے ہوئے ایران کے لیے مزید معاشی تنہائی اور مسائل پیدا ہوں گے۔آبنائے ہرمز میں کوئی بھی کارروائی اس کے دیگر ملکوں کے ساتھ تعلقات کو متاثر کرسکتی ہے جو اس وقت ایران کے لیے اپنے مؤقف کو عملیت پسندی یا ایرانی مخالفت کے بغیر اختیار کیے ہوئے ہیں۔مزید یہ کہ اس حساس علاقے میں کشیدگی بڑھانے سے فوجی تصادم میں تیزی آئے گی۔ بحری افواج ان واقعات کو اپنے اپنے انداز سے معنی پہنائیں گی اور اس کی تعبیر کریں گی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حادثاتی تصادم بہت تیزی سے پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔جیسے ہی فوجی حرکیات سے متعلق سرگرمی بڑھے گی، سیاسی کنٹرول کمزور ہونا شروع ہوجائے گا اور پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نتائج توقعات سے کہیں مختلف اور زیادہ ہوں۔یہ سمجھنا چاہیے کہ کوئی بھی عبور کی ہوئی حد دوبارہ آسانی سے واپس نہیں ہوسکتی۔ بلکہ صورتحال اس فارسی محاورے کی طرح ہوگی 'خود کردہ را علاج نیست۔اب یہ ایران پر ہے کہ وہ ان سنگین خطرات کے دوران آبنائے ہرمز کو اپنے لیے ایک اور میدان جنگ بناتا ہے یا اسے ایک بارگیننگ چپ کے طور پر استعمال میں لاتا ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ایرانی حکومت کشیدگی اور تصادم کو علاقے کی دوسری ریاستوں کی طرف منتقل نہ کرے۔مشرق وسطیٰ پہلے ہی کئی تنازعات کی لپیٹ میں ہے۔بعض ملکوں میں سیاسی نظام خطرات سے دوچار ہے، معاشی صورتحال دگرگوں ہے، دریں حالات کشیدگی میں اضافہ کرنا پہلے سے موجود عدم استحکام کو مزید بڑھانے کی کوشش ہوگی۔علاقے کی کئی مملکتیں امریکہ کے ساتھ اپنی سلامتی سے متعلق شراکت داری کے تعلق میں ہیں۔وہ سفارتی ومعاشی اعتبار سے ایران کے ساتھ بھی جڑی ہوئی ہیں۔ایسی ریاستیں عام طور پر اپنی پالیسی میں توازن کو اہمیت دیتی ہیں اور تصادم سے بچنے کی کوشش میں رہتی ہیں۔اگر ایران ان ملکوں کو براہ راست یا بالواسطہ دھمکائے گا یا نشانہ بنائے گا تو وہ مجبور ہوں گی کہ اپنی دفاعی قربت واتحاد کو مزید سخت کریں۔تاکہ علاقائی سطح پر موجود تقسیم ان کے لیے خطرے کا باعث نہ بنے۔

علاقائی سطح پر کشیدگی کا فطری نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ لوگ اتحادوں کی طرف جائیں گے۔حتیٰ کہ ان کا ردِعمل بھی اپنے اتحادی ملکوں کے تناظر سے جڑا ہوگا۔اس صورتحال میں دو ملکوں کے درمیان پائی جانے والی کشیدگی کئی ملکوں میں پھیل سکتی ہے۔اگر یہ ایک مرتبہ ہوگیا تو اس کے بعد کشیدگی وتصادم علاقائی سٹرکچر کا حصہ محسوس ہونے لگے گا۔علاقائی سطح پر استحکام محض خیالی یا خالی خولی خواہش نہیں ہے۔ یہ ایک تزویراتی اثاثہ ہے۔مستحکم اقوام کا مطلب سرحدی صورتحال کا پیشگی اندازہ ہے، محفوظ تجارتی راستے ہیں، سرمایہ کاری کے مواقع ہیں اور سفارتی لچک ہے۔غیر ملکی طاقتوں کو مداخلت کے لیے دعوت دینا معاشی تباہی اور لمبے عرصے کے لیے عدم سلامتی وعدم استحکام کا ذریعہ بنتی ہیں۔

سچ پر پردہ ڈالنے کی بزدلانہ کوشش؟

سراج نقوی

لوک سبھا میں راہل گاندھی نے وزیراعظم پر اس کتاب کے کچھ اقتباسات کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ انھوں نے چین کی دراندازی کے نازک وقت پر اپنی سیاسی ذمہ داری سے ہاتھ کھینچ کر فوج کو تنہا چھوڑ دیا، اور جب جنرل نروانے کی یادداشتوں پر مشتمل کتاب کا حوالہ دیکر اس کی وجہ پوچھی جارہی ہے تو انھیں اس سے روکا جارہا ہے۔راہل گاندھی نے لوک سبھا میں مذکورہ کتاب دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ وہی کتاب ہے جس کے بارے میں اسپیکر اوم برلا اور وزیر دفاع کہہ رہے ہیں کہ 'شائع ہی نہیں ہوئی ہے۔'اگر راہل گاندھی اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں تو اسپیکر کو ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے، اور اگر ان کا الزام درست ہے تو پھر ان دونوں معزز حضرات کو پارلیمنٹ اور ملک کے عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔راہل گاندھی نے لوک سبھا میں یہ بھی کہا کہ وہ یہ کتاب وزیراعظم مودی کو تحفے میں پیش کرنا چاہینگے۔راہل گاندگی نے یہ بھی کہا کہ ملک کے ہرنوجوان کو دیکھنا چاہیے کہ اس کتاب میں لدّاخ کا پورا سچ لکھا ہوا ہے۔واضح رہے کہ راہل گاندھی کافی دن سے حکومت پر الزام لگاتے رہے ہیں کہ اس کے سبب چین کی سرحد سے ملا ہوا کئی کلو میٹر کا رقبہ چین کے قبضے میں چلا گیا ہے، لیکن حکومت اس الزام کی روز اول سے ہی تردید کرتی رہی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ نہ تو کوئی ہماری سرحد میں داخل ہوا ہے اور نہ ایک انچ زمین پر کسی کا قبضہ ہوا ہے۔حکومت کی اس تردید کو صحیح مان لیں تب بھی یہ سوال تو اپنی جگہ ہے کہ اگر حکومت کا دعویٰ درست ہے تو جنرل نروانے کے الزام کا سامنا کرنے سے دامن بچانے کی بجائے اس کی تردید کرنی چاہیے۔یہ دعویٰ کرنے کا کیا سبب ہے کہ مذکورہ کتاب چھپی ہی نہیں ہے؟ کیا اس سے یہ مطلب نکالا جائے کہ حکومت خاموشی سے اس کتاب کو ضبط کرنا چاہتی ہے؟ حکومت کو لوک سبھا یا اس سے باہر یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ جنرل نروانے اگر یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھوں نے 'گلوان گھاٹی میں چین کی دراندازی کے وقت ملک کی سیاسی قیادت سے رابطہ کرنے کی کئی مرتبہ کوشش کی لیکن انھیں کوئی واضح ہدایت اس تعلق سے نہیں ملی'، تو یہ بھی دعویٰ بھی غلط بیانی پر مبنی ہے۔لیکن ایسا نہ کہہ کر اس سچ کو جھٹلایا جارہا ہے کہ نروانے کی اس موضوع پر کوئی کتاب شائع ہوچکی ہے۔راہل گاندھی کے دعوے پر حکومت کی بوکھلاہٹ کا انداز اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس معاملے میں ہنگامہ آرائی کے بعد کانگریس کے آٹھ ممبرانِ لوک سبھا کو بجٹ اجلاس سے معطل کر دیا گیا۔یعنی حکومت اپنے خلاف بولنے کا حق ہی اپوزیشن سے چھین لینا چاہتی ہے۔

اس معاملے پر مودی حکومت کے مذکورہ موقف کے باوجود یہ بھی سچ ہے کہ راہل گاندھی ابھی تک اس تعلق سے اپنے الزام سے پیچھے نہیں ہٹے ہیں اور بار بار اس معاملے سے متعلق کئی حقائق اور ثبوتوں کا حوالہ دیکر حکومت سے سوال کرتے رہے ہیں۔راہل گاندھی اس معاملے میں مودی حکومت کے موقف یا تردید کو ''ڈینائی، ڈسٹریکٹ، لائی جسٹیفائی'' کہتے رہے ہیں۔اپوزیشن لیڈر کا دعویٰ ہے کہ ان کا موقف سیٹیلائٹ تصاویر اور مقامی وفوجی ذرائع سے ثابت ہے، لیکن اہم بات یہ ہے کہ حکومت اس معاملے پر تردید کے باوجود مذکورہ مبینہ ثبوتوں کے بارے میں کوئی صفائی نہیں دے سکی ہے۔ بلکہ ان ثبوتوں کو گمراہ کن اور غلط حوالہ کہہ کر اپنا دامن بچاتی رہی ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ کانگریس کا منھ بند کرنے کے لیے حکومت یہ بھی کہتی رہی ہے کہ 1962 میں چین کے قبضے میں گئے علاقے کو موجودہ جھڑپ سے جوڑ کر حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔حکومت اس معاملے سے متعلق تمام الزامات کو ''جھوٹا بیانیہ'' بھی کہتی رہی ہے۔لیکن ظاہر ہے جنرل نروانے کی مذکورہ کتاب نے حکومت کے تردیدی غبّارے کی ہوا نکال دی ہے اور چین سے متعلق تنازعے پر اس کی بزدلانہ خاموشی نے اس الزام کو تقویت دی ہے کہ حکومت سچ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

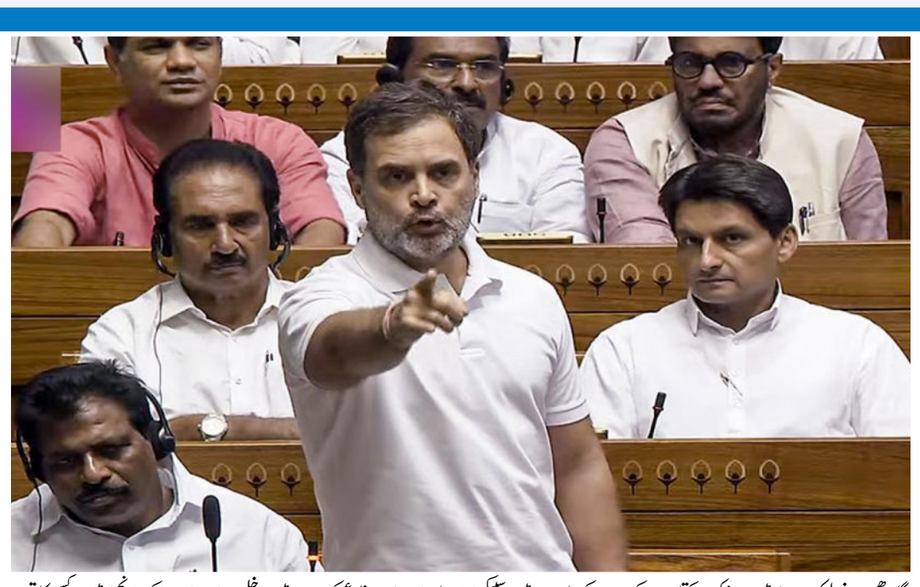

کہ اس معاملے پر مودی حکومت گلوان گھاٹی میں چین کی مبینہ دراندازی کے بعد سے ہی کوئی واضح بیان دینے سے دامن بچاتی رہی ہے اور چین کے خلاف کسی سخت موقف اختیار کرنے سے گریز کرتی رہی ہے۔اگر اس کا سبب چین کا خوف ہے تو یہ بات اس لیے قابلِ قبول نہیں کہ جنرل نروانے نے اپنی کتاب میں اسی بات پر سے ہی تو پردہ ہٹایا ہے کہ وہ ملک کی اعلیٰ سیاسی قیادت سے اس معاملے پر واضح احکامات صادر کرنے کے بارے میں پوچھتے رہے لیکن ان سے کچھ نہیں کہا گیا اور آخر میں انھیں ٹالنے جیسے موڈ میں کہا گیا کہ جیسا وہ چاہیں کریں۔کیا ایک جمہوری ملک کی سیاسی قیادت بغیر کسی معقول اور بن بتائے سبب سے اس طرح کا عمل اختیار کرسکتی ہے؟ کم از ہندوستان کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی ملک سے راست یا ممکنہ ٹکراؤ کے اندیشے کے دوران معاملہ فوج پر چھوڑ دیا گیا ہو۔ایک طرف پاکستان کے معاملے پر سیاسی قیادت اس طرح کا موقف اختیار کرتی ہے کہ جیسے وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے پر عزم ہے جبکہ پاکستان سے بھی زیادہ خطرناک اور طاقتور دشمن چین کے انتہائی حساس معاملے کو فوج پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔آخر اس کا کیا سبب تھا؟ کیا چین اور مودی حکومت کے درمیان کوئی خفیہ افہام و تفہیم کا معاملہ تھا یا پھر حکومت پر کسی طرح کا بین الاقوامی دباؤ تھا؟ بہرحال مودی حکومت کے اس موقف کا سبب خواہ کچھ بھی ہو، اس سے حقائق نہیں بدل جاتے، اور حقیقت وہی ہے جس کا اظہار جنرل نروانے نے اپنی کتاب میں کرنے کا حوصلہ دکھایا ہے۔یہ الگ بات کہ اب اس کتاب کی اشاعت اور اس کے منظرِ عام پر آنے میں رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔عوام تک حقائق کی رسائی نہ ہونے دینے کے ہتھکنڈے اپنائے جا رہے ہیں۔راہل گاندھی نے لوک سبھا میں مذکورہ کتاب کے حوالے سے جو کچھ کہا اگر وہ غلط ہے تو حکومت اس کی اشاعت روکنے کا حکم دے سکتی ہے۔جنرل نروانے کے الزامات کی تردید کرسکتی ہے، لیکن اس پر فرار کا پہلو اختیار کرنا اس تعلق سے عوامی اندیشوں اور الزامات کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔

لوک سبھا میں راہل گاندھی نے وزیراعظم پر اس کتاب کے کچھ اقتباسات کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ انھوں نے چین کی دراندازی کے نازک وقت پر اپنی سیاسی ذمہ داری سے ہاتھ کھینچ کر فوج کو تنہا چھوڑ دیا، اور جب جنرل نروانے کی یادداشتوں پر مشتمل کتاب کا حوالہ دیکر اس کی وجہ پوچھی جا رہی ہے تو انھیں اس سے روکا جا رہا ہے۔راہل گاندھی نے لوک سبھا میں مذکورہ کتاب دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ وہی کتاب ہے جس کے بارے میں اسپیکر اوم برلا اور وزیر دفاع کہہ رہے ہیں کہ 'شائع ہی نہیں ہوئی ہے۔'اگر راہل گاندھی اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں تو اسپیکر کو ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے، اور اگر ان کا الزام درست ہے تو پھر ان دونوں معزز حضرات کو پارلیمنٹ اور ملک کے عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔راہل گاندھی نے لوک سبھا میں یہ بھی کہا کہ وہ یہ کتاب وزیراعظم مودی کو تحفے میں پیش کرنا چاہینگے۔راہل گاندگی نے یہ بھی کہا کہ ملک کے ہرنوجوان کو دیکھنا چاہیے کہ اس کتاب میں لدّاخ کا پورا سچ لکھا ہوا ہے۔واضح رہے کہ راہل گاندھی کافی دن سے حکومت پر الزام لگاتے رہے ہیں کہ اس کے سبب چین کی سرحد سے ملا ہوا کئی کلو میٹر کا رقبہ چین کے قبضے میں چلا گیا ہے، لیکن حکومت اس الزام کی روز اول سے ہی تردید کرتی رہی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ نہ تو کوئی ہماری سرحد میں داخل ہوا ہے اور نہ ایک انچ زمین پر کسی کا قبضہ ہوا ہے۔حکومت کی اس تردید کو صحیح مان لیں تب بھی یہ سوال تو اپنی جگہ ہے کہ اگر حکومت کا دعویٰ درست ہے تو جنرل نروانے کے الزام کا سامنا کرنے سے دامن بچانے کی بجائے اس کی تردید کرنی چاہیے۔یہ دعویٰ کرنے کا کیا سبب ہے کہ مذکورہ کتاب چھپی ہی نہیں ہے؟ کیا اس سے یہ مطلب نکالا جائے کہ حکومت خاموشی سے اس کتاب کو ضبط کرنا چاہتی ہے؟ حکومت کو لوک سبھا یا اس سے باہر یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ جنرل نروانے اگر یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھوں نے 'گلوان گھاٹی میں چین کی دراندازی کے وقت ملک کی سیاسی قیادت سے رابطہ کرنے کی کئی مرتبہ کوشش کی لیکن انھیں کوئی واضح ہدایت اس تعلق سے نہیں ملی'، تو یہ بھی دعویٰ بھی غلط بیانی پر مبنی ہے۔لیکن ایسا نہ کہہ کر اس سچ کو جھٹلایا جارہا ہے کہ نروانے کی اس موضوع پر کوئی کتاب شائع ہوچکی ہے۔راہل گاندھی کے دعوے پر حکومت کی بوکھلاہٹ کا انداز اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس معاملے میں ہنگامہ آرائی کے بعد کانگریس کے آٹھ ممبرانِ لوک سبھا کو بجٹ اجلاس سے معطل کر دیا گیا۔یعنی حکومت اپنے خلاف بولنے کا حق ہی اپوزیشن سے چھین لینا چاہتی ہے۔

اس معاملے پر مودی حکومت کے مذکورہ موقف کے باوجود یہ بھی سچ ہے کہ راہل گاندھی ابھی تک اس تعلق سے اپنے الزام سے پیچھے نہیں ہٹے ہیں اور بار بار اس معاملے سے متعلق کئی حقائق اور ثبوتوں کا حوالہ دیکر حکومت سے سوال کرتے رہے ہیں۔راہل گاندھی اس معاملے میں مودی حکومت کے موقف یا تردید کو ''ڈینائی، ڈسٹریکٹ، لائی جسٹیفائی'' کہتے رہے ہیں۔اپوزیشن لیڈر کا دعویٰ ہے کہ ان کا موقف سیٹیلائٹ تصاویر اور مقامی وفوجی ذرائع سے ثابت ہے، لیکن اہم بات یہ ہے کہ حکومت اس معاملے پر تردید کے باوجود مذکورہ مبینہ ثبوتوں کے بارے میں کوئی صفائی نہیں دے سکی ہے۔ بلکہ ان ثبوتوں کو گمراہ کن اور غلط حوالہ کہہ کر اپنا دامن بچاتی رہی ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ کانگریس کا منھ بند کرنے کے لیے حکومت یہ بھی کہتی رہی ہے کہ 1962 میں چین کے قبضے میں گئے علاقے کو موجودہ جھڑپ سے جوڑ کر حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔حکومت اس معاملے سے متعلق تمام الزامات کو ''جھوٹا بیانیہ'' بھی کہتی رہی ہے۔لیکن ظاہر ہے جنرل نروانے کی مذکورہ کتاب نے حکومت کے تردیدی غبّارے کی ہوا نکال دی ہے اور چین سے متعلق تنازعے پر اس کی بزدلانہ خاموشی نے اس الزام کو تقویت دی ہے کہ حکومت سچ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

سات آسمانوں تک عورت کی فریاد اور عزت کا اعلان

سید اقبال احمد ہاشمی

اسلامی تاریخ میں بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر ایک گھر کی چار دیواری میں جنم لیتے ہیں، مگر ان کی معنوی بازگشت پوری انسانی تاریخ میں سنائی دیتی ہے۔ یہ واقعات نہ صرف اپنے وقت کے سماجی رویّوں کو چیلنج کرتے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے عدل، وقار اور انسانی احترام کے مستقل اصول بھی طے کر دیتے ہیں۔صحابیہؓ رسول حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا واقعہ بھی اسی نوعیت کا ایک روشن اور فیصلہ کن باب ہے۔ یہ واقعہ عورت کے حقِ سماعت، اس کی عزتِ نفس اور اس کے خاندانی تحفظ کے حوالے سے اسلام کے عادلانہ مزاج کو پوری قوت کے ساتھ نمایاں کرتا ہے۔ یہ محض ایک گھریلو اختلاف یا فقہی سوال کا قصہ نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کی جدوجہد کی داستان ہے جس نے خاموش مظلوم بننے کے بجائے حق کا مطالبہ کیا، اور جس کی فریاد کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف سنا بلکہ ہمیشہ کے لیے وحی کا حصہ بنا دیا۔یہی وہ امتیاز ہے جو اس واقعے کو عام انسانی تاریخ سے اٹھا کر آفاقی پیغام میں بدل دیتا ہے۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ ایک سادہ مگر باوقار زندگی گزارنے والی خاتون تھیں۔ ان کا نکاح حضرت اوس بن ثابتؓ سے تھا۔ایک موقع پر گھریلو ماحول میں کسی بات پر تلخی پیدا ہوئی اور شوہر کی زبان سے وہ جملہ نکل گیا جو عرب معاشرے میں ایک مخصوص رسم کی علامت سمجھا جاتا تھا۔اس رسم کے تحت بیوی کو ماں کے مثل قرار دے دینا عملاً اس کے لیے زندگی بھر کی معلق سزا بن جاتا تھا۔ نہ وہ شوہر کے قریب رہ سکتی تھی اور نہ کسی اور کے ساتھ نیا رشتہ جوڑ سکتی تھی۔ یہ رسم عورت کے لیے خاموش اذیت اور سماجی بے یقینی کا سبب تھی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت اوسؓ نے یہ جملہ دانستہ ظلم کی نیت سے نہیں کہا تھا۔خود ان پر بھی ندامت طاری ہوگئی، مگر مسئلہ نیت کا نہیں بلکہ نتیجے کا تھا، اور نتیجہ یہ تھا کہ ایک عورت اور اس کے معصوم بچوں کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا تھا۔ یہی وہ مرحلہ تھا جہاں حضرت خولہؓ نے حالات کو تقدیر سمجھ کر قبول کرنے کے بجائے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

وہ رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پورا واقعہ نہایت دردمندی اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ان کی گفتگو نہ جسارت پر مبنی تھی اور نہ شکوے کے لہجے میں، بلکہ یہ ایک مجبور مگر باشعور عورت کی پُراثر عرضداشت تھی۔انہوں نے بتایا کہ نہ ان کے پاس مال ہے، نہ والدین کا سہارا، عمر بھی ڈھل چکی ہے اور بچے ابھی ناسمجھ ہیں۔ اگر بچوں کو باپ کے پاس چھوڑ دیا جائے تو ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اور اگر اپنے ساتھ رکھا جائے تو فاقوں کا خطرہ ہے۔ایسی صورت میں شوہر سے جدائی ان کے لیے زندگی بھر کی آزمائش بن سکتی تھی۔رسولِ اکرمؐ نے اس وقت وہی فرمایا جو اس وقت تک شرعی طور پر معلوم تھا، کہ چونکہ ظہار کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا، اس لیے پرانا دستور یہی ہے کہ عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ یہ جواب قانونی اعتبار سے درست تھا، مگر مسئلے کا انسانی اور سماجی حل ابھی باقی تھا۔حضرت خولہؓ نے ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بار بار عرض کیا کہ ان کے شوہر نے طلاق کا لفظ استعمال نہیں کیا، وہ ان کے بچوں کے باپ ہیں اور انہیں بے حد عزیز ہیں۔جب فوری حل سامنے نہ آیا تو حضرت خولہؓ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور براہِ راست اپنے رب سے فریاد کی۔ یہ شکایت بے صبری کی نہیں بلکہ یقین سے لبریز دعا تھی۔انہوں نے اپنی محتاجی، بے بسی اور اضطراب اللہ کے سامنے رکھا اور التجا کی کہ ان کے نبی کریمؐ کے ذریعے ایسا حکم نازل ہو جو ان کی مصیبت کو دور کر دے۔اللہ تعالیٰ نے اس فریاد کو رد نہیں کیا۔ وحی نازل ہوئی اور اعلان فرمایا گیا کہ اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی تھی اور اللہ سے فریاد کر رہی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔یہ اعلان صرف ایک فرد کے لیے تسلی نہیں بلکہ ایک اصولی فیصلہ تھا کہ مظلوم کی آواز اللہ کے ہاں کبھی بے وقعت نہیں ہوتی۔وحی کے نزول کے بعد رسولِ اکرمؐ نے حضرت اوسؓ کو بلایا اور نئے احکامات سنائے۔ان احکامات کے ذریعے جاہلی رسم کو جڑ سے بدل دیا گیا۔ظہار کو ناقابلِ اصلاح ظلم کے بجائے قابلِ تلافی غلطی قرار دیا گیا اور کفارے کا ایسا نظام متعین کیا گیا جس میں خاندان کا تحفظ بھی تھا، عورت کی عزت بھی اور مرد کے لیے اصلاح کا دروازہ بھی۔یوں ایک عورت کی فریاد نے پورے سماجی قانون کو انسان دوست رخ دے دیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بعد میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ گھر کے ایک حصے میں تھیں اور حضرت خولہؓ کی تمام باتیں صاف طور پر نہ سن سکیں، مگر اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی فریاد سن لی۔ یہ بیان اس واقعے کی عظمت کو اور زیادہ واضح کر دیتا ہے۔اسی خصوصیت کی بنا پر حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا مقام صحابہ کرامؓ میں غیر معمولی ہوگیا۔خلافتِ فاروقی کے دور میں ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کہیں جارہے تھے کہ حضرت خولہؓ نے انہیں روک لیا اور نصیحت کی۔حضرت عمرؓ دیر تک کھڑے ہوکر ان کی بات سنتے رہے۔جب لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ وہ خاتون ہیں جن کی فریاد کو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سنا، کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تو سنے اور عمر نہ سنے؟ یہ جملہ دراصل اسلامی طرزِ حکمرانی کا خلاصہ ہے۔اس میں یہ پیغام پوشیدہ ہے کہ اقتدار اور منصب کسی کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ اس آواز کو نظر انداز کرے جسے اللہ نے اہمیت دی ہو۔حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا واقعہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرنا کمزوری نہیں بلکہ ایمان کی علامت ہے، بشرطیکہ اس میں ناامیدی اور بغاوت نہ ہو۔ان کی شکایت صبر، یقین اور امید سے جڑی ہوئی تھی، اسی لیے وہ قرآن کا حصہ بنی اور رہتی دنیا تک کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن گئی۔

آج جب دنیا عورت کے حقوق پر بحث کرتی ہے اور انصاف کے نام پر بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں، یہ واقعہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اسلام نے صدیوں پہلے عورت کی آواز کو عزت دی، اس کی فریاد کو سنا اور اس کے وقار کو قانونی تحفظ فراہم کیا۔ یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ دین عورت کو خاموشی نہیں بلکہ انصاف دیتا ہے، پابندی نہیں بلکہ تحفظ عطا کرتا ہے، اور بے بسی نہیں بلکہ وقار بخشتا ہے۔یہ محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک زندہ پیغام ہے۔یہ پیغام ہے کہ مظلوم اگر حق کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کی آواز دبتی نہیں، وہ تاریخ بن جاتی ہے۔حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کی فریاد اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ جب نیت صاف ہو، دعا میں یقین ہو اور راستہ حق کا ہو تو ایک عورت کی آواز بھی سات آسمانوں سے بلند ہوکر پوری انسانیت کے لیے عزت اور انصاف کا اعلان بن جاتی ہے۔

صدر آل انڈیا محمدی مشن
رابطہ نمبر:9696387766

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اترپردیش

مال کمانا برائی نہیں، اس کا درست استعمال ضروری ہے: مولانا سید محمد اظہر

بارہ بنکی (نامہ نگار)

مال کمانا کوئی برائی نہیں ہے، اصل چیز اس کا صحیح اور جائز استعمال ہے۔ والدین کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی دینی و دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ اولاد اور مال دونوں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں، اور جب یہ نعمتیں کسی کو حاصل ہوں تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا سید محمد اظہر قاسمی، ناظمِ تعلیمات جامعہ دارالرشاد بنکی نے گزشتہ شب قصبہ سعادت، انوپ گنج میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے عنوان سے منعقدہ ایک عظیم الشان دینی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں رسول اکرم ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی انسانیت کے لیے مکمل نمونہ ہے، جس پر عمل کر کے ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

مولانا قاسمی نے کہا کہ آج کے دور میں مادہ پرستی نے انسان کو اصل مقصدِ حیات سے دور کر دیا ہے، ایسے میں ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال اور طرزِ زندگی کا محاسبہ کریں اور سیرتِ نبوی ﷺ کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ انہوں نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کر دی جائے تو وہ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ پورے معاشرے کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ جلسے میں موجود سامعین کو نصیحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، ضرورت مندوں کی مدد کرنا اور سماج میں خیر و بھلائی کے کاموں میں حصہ لینا ایک مومن کی پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ انہیں اس کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے۔

جلسہ کی سرپرستی مولانا محمد جنید قاسمی، صدارت مولانا محمد عقیل ندوی نے کی۔ مولانا فرمان مظاہری کی نظامت میں ہونے والے جلسہ کا آغاز مولانا محمد اختر قاسمی کی تلاوت کلام اللہ و مولانا عمر عبداللہ قاسمی، حافظ محمد ارقم اور قاری محمد ذیشان جہانگیر آبادی کی نعت و منقبت سے ہوا۔ اس موقع پر مفتی محمد عارف، مولانا رشید احمد مظاہری، مفتی مصباح الرحمٰن، الحاج سیٹھ محمد عرفان انصاری، مولانا اظہر الدین ندوی دیوکلیا، مولانا عبد الرشید بھیارہ، نجم الحسن انصاری ضلع میڈیا انچارج جمعیت علماء بارہ بنکی، مولانا عمر ممتاز ندوی کے علاوہ علاقے کے معززین، علماء کرام، نوجوانوں اور بڑی تعداد میں عوام الناس شریک رہے۔ مولانا سید اظہر قاسمی کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ آخر میں ابوبکر الیاس نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

شرعی مسائل کو شریعت کی رو سے حل کریں: قاضیٔ شہر حافظ عبدالقدوس ہادی

کانپور (پریس ریلیز):

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم روحانی موسم بہار ہے، جس میں رحمتیں نازل ہوتی ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں اور نجات کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ یہ مہینہ صرف بھوک پیاس کا نہیں بلکہ تقویٰ، صبر، عبادت اور اصلاح نفس کا مہینہ ہے، اس لیے اس کا استقبال تیاری، خوشی اور شعوری عزم کے ساتھ کرنا چاہیے۔ استقبال رمضان کا پہلا تقاضا دل کی اصلاح ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سچے دل سے توبہ کریں، دلوں سے کینہ، حسد اور بغض کو نکالیں اور اپنے رشتوں کو درست کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر و دعا اور صدقہ و خیرات کا معمول پہلے سے مضبوط کریں تاکہ رمضان آتے ہی ہم عبادت کی فضا میں داخل ہو جائیں۔ رمضان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم خواہشات کو قابو میں رکھیں اور اللہ کی رضا کو مقدم بنائیں۔ روزہ ہمیں صبر، ہمدردی اور نظم و ضبط کی عملی تربیت دیتا ہے۔ جو شخص رمضان کی قدر پہچان کر اسے نیکیوں سے بھر لے، وہ دراصل اپنی زندگی کو سنوار لیتا ہے۔ رمضان المبارک کے ماہ میں عبادات روزہ نماز کے مسائل جاننے کیلئے بہت زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ قاضیٔ شہر کی جانب سے ہر سال قاضی شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی ہیلپ لائن' میں مفتیان کرام کے ذریعہ سوالوں کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ 'مسائل شرعیہ اکیڈمی' کے اراکین رمضان ہیلپ لائن 'مسائل شرعیہ اکیڈمی' کے تحت لوگوں کو پیش آنے والے تمام شرعی مسائل کا حل پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں قاضیٔ شہر الحاج حافظ عبدالقدوس ہادی نے بتایا کہ چند دنوں بعد سے رمضان المبارک کا مقدس ماہ شروع ہونے جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے، جو لوگ اللہ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں وہ احکام الٰہی پر چلنے کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن شیطان جو انسانوں کا ازلی دشمن ہے وہ مختلف حربوں کے ذریعہ ہمیں اللہ کی عبادت سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے، ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ شیطان ہمارے اوپر غالب نہ آنے پائے۔ ماہ رمضان میں سرکش شیاطین قید کر دئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسلمان ان کے بہکاوے سے بہت حد تک محفوظ ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں خاص لوگوں کے ساتھ عام لوگوں کو بھی نماز روزہ و دیگر عبادات کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے، مسجدیں بھرنے لگتی ہیں، لوگ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، اس موقع پر میری سبھی حضرات سے گزارش ہے کہ رمضان جیسا مہینہ زیادہ سے زیادہ نماز روزہ تراویح قرآن کی تلاوت و دیگر نفلی عبادات میں گزاریں، بازاروں کی رونق نہ بنیں، اپنی اور اپنی گھریلو ضروریات کو رمضان سے پہلے ہی پورا کر لیں اور اس ماہ رمضان المبارک میں اپنے اعزا، اقربا، غریب، مسکین اور فقراء کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اس مہینے عوام کے درمیان مسائل کا انبار ہوتا ہے۔ اس ماہ مقدس میں رمضان میں عبادات جیسے روزہ، نماز، تراویح، زکوٰۃ، صدقہ فطر وغیرہ سے متعلق تمام شرعی مسائل کے حل کیلئے 'مسائل شرعیہ اکیڈمی رمضان ہیلپ لائن' جاری کر کے عوام کو مسائل دریافت کرنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے اور اس سال بھی مندرجہ ذیل علماء کرام سے عوام روزہ، نماز، سحری، افطار، زکوٰۃ، صدقات، تراویح، اعتکاف، حج، عمرہ، پاک، ناپاکی و دیگر پیش آنے والے مسائل کے حل فون اور واٹس ایپ کے ذریعہ معلوم کر سکتے ہیں لیکن طلاق و وراثت جیسے دیگر حساس مسائل ملاقات کر کے معلوم کرنا زیادہ بہتر ہے۔ مسائل شرعیہ رمضان ہیلپ لائن کے اراکین کی ایک خصوصی میٹنگ قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش و مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور کی سرپرستی و مفتی محمد یاسر قاسمی اعظم گڑھ کی صدارت میں مسجد عائشہ صدیقہ قلی بازار کانپور میں منعقد ہوئی۔

''نشہ خوری سماجی برائی'' موضوع پر مسولی بلاک میں سیمینار کا انعقاد

بارہ بنکی (نامہ نگار):

نشہ خوری ایک سنگین سماجی برائی ہے جس سے نہ صرف نشہ کرنے والے اشخاص بلکہ ان کے افراد خاندان اور پورا معاشرہ تباہ و برباد ہوتا ہے نشہ کرنے والے اپنے اہل خانہ کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں کیونکہ وہ نشہ خوری کے لئے چوری ڈکیتی جیسے جرائم انجام دیتے ہیں۔ مذکورہ خیالات مسولی بلاک آڈیٹوریم میں ''نشہ خوری سماجی برائی'' موضوع پر ہونے والے سیمنار کو خطاب کرتے ہوئے محکمہ سماجی بہبود کے پرنسپل سکریٹری ایل وینکیٹشور نے ظاہر کئے۔

انہوں نے کہا کے نشہ کے ذریعہ انسان کے دماغ میں کیمیکل تبدیلی آتی ہے جس سے اسکی جسمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے سب کو مل کر نشہ کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنا چاہیں۔ سی ڈی اوانا سودن نے کہا کہ نشہ خوری ختم کرنے کے لئے سب سے پہلے ہر انسان کو خود بیدار ہونا چاہیے۔ سیمنار کو بلاک پرکھ مسولی رئیس عالم، ڈپٹی ڈائریکٹر سماجی بہبود راکیش رمن، ضلع سماجی بہبود افسر ابھیلاشا ترپاٹھی، ڈاکٹر نیلم سنگھ، ویریندر کمار سنگھ، الماس رضوی اور پرتاپ نرائن نے بھی خطاب کیا۔

لیڈران اور کارکنان کا رشتہ جدوجہد اور خود سپردگی کا اہم تعلق ہوتا ہے: گوپ

بارہ بنکی (نامہ نگار)

لیڈران اور کارکنان کے درمیان رشتہ جدوجہد اور خود سپردگی کا اہم تعلق ہوتا ہے جو پارٹی کی ریڑھ بن کر سماج میں تبدیلی کی بنیاد رکھتا ہے۔ مذکورہ خیالات ضلع میں ایس آئی آر مہم کے انچارج سابق ریاستی وزیر اروند کمار سنگھ گوپ نے سماج وادی پارٹی دفتر میں ضلع صدر حافظ ایاز احمد کی صدارت میں ہونے والے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے ظاہر کئے۔

انہوں نے کہا کہ کسی بھی پارٹی کے کارکنان اور لیڈران جب متحد ہو کر کسی کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں تو وہ کام یقینی طور پر پورا ہوتا ہے ایک تازہ ترین مثال ضلع میں چل رہے، ایس آئی آر مہم ہے جس میں کارکنان نے پوری محنت اور لگن سے کام کر کے مخالفین کے ناپاک منصوبوں کو ناکام کر دیا ہے لیکن کارکنان کو یاد رکھنا چاہئے کی ہمارا کام ابھی ادھورا ہے کیونکہ ابھی بھی فارم 7 کے استعمال بیجا کی شکایتیں مسلسل آ رہی ہیں اس لئے اس سلسلہ میں پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے عام ووٹروں کو بیدار کرنے کے ساتھ ہی خود بھی بوتھ پر ایک ایک ووٹ کی حفاظت کرنا ہوگی کیونکہ آئین نے سب ہی کو اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کا حق دیا ہے اس آئینی حق کی حفاظت کرنا ہم سب کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے صدر ضلع سماج وادی پارٹی حافظ ایاز احمد نے کہا کہ منصفانہ الیکشن اس وقت ممکن ہیں کہ جب ووٹر لسٹ غیر جانبدارانہ ہوگی اس لئے پارٹی کارکنان کا فرض اولین ہے کہ فارم 7 کے ذریعہ کی جارہی، دھاندلی کو ناکام کریں۔ جلسہ کو سابق ممبر اسمبلی رام گوپال راوت، راجندر ورما، ہمایوں نعیم خان، ہمانشو یادو، ویریندر پردھان، ڈاکٹر ایم ایل ساہو، صدر مہیلا سبھا مسز یونم یادو، رجنی یادو، کیپٹن رمیش چندر یادو، ڈاکٹر کملیش راوت، عبید شانو، بھیم سنگھ، سید ظفر الاسلام وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔

قتل کے ایک مقدمہ میں قصوروار ٹھہرائے جاتے ہی ایک ملزم پولیس کو چکمہ دے کر فرار

بارہ بنکی (نامہ نگار): ایڈیشنل ضلع و سیشن جج راکیش کمار سنگھ کی عدالت میں آج سہ پہر افراتفری مچ گئی جب جج کے ذریعہ قتل کے ایک مقدمہ میں قصوروار ٹھہرائے جاتے ہی ایک ملزم پولیس کو چکمہ دے کر فرار ہو گیا جبکہ اسی مقدمہ کا دوسرا ملزم عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہی رہا۔ ملزم کے عدالت سے فرار ہونے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کے افسران بڑی تعداد میں فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے پولیس نے فرار ملزم کی تلاش شروع کر دی ہے جبکہ آخری لوکیشن لکھنؤ کے چنہٹ علاقے میں ملی ہے۔ اروند راجپوت کے مطابق 2 اگست 2016 میں تھانہ سیجھا علاقے کے موضع اہیرن سرئیاں میں پولیٹیکس کے درختوں کو کاٹنے کے سلسلہ میں ہونے والے تصادم میں ایک شخص کی موت ہو گئی جبکہ اسکے افراد خاندان شدید طور پر زخمی ہو گئے تھے اس مقدمہ میں آج ہونے والے فیصلہ میں جج نے سہ پہر ملزم سورج اور اسکے چچا گڈو کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے انہیں حراست میں لینے کا جیسے ہی حکم صادر کیا کہ اس دوران ملزم سورج عدالت سے فرار ہو گیا عدالت نے سزا کا فیصلہ 9 فروری کو سنانے کی تاریخ مقرر کی ہے۔ سرکل افسر شہر سنگم کمار نے بتایا کہ فرار ملزم کی تلاش میں پولیس کی کئی ٹیمیں سرگرم ہیں ملزم کی آخری لوکیشن لکھنؤ ضلع کے تھانہ چنہٹ علاقے میں ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس جلد ہی اس کو گرفتار کر لے گی۔

پولیس کپتان کا پیدل مارچ

سلطانپور (نامہ نگار): ضلع کی نئی پولیس کپتان چارو نگم نے گزشتہ شام شہر کا حال چال معلوم کرنے کے لئے اپنے ماتحتوں کے ساتھ پیدل گشت کیا۔ اور پولیس اہل کاروں کو ہدایت دی کہ وہ مشتبہ لوگوں پر نظر رکھیں نیز بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں ٹریفک کے نظام کو درست رکھیں اس دوران پولیس کپتان نے عوام نے ملاقاتیں بھی کرتے ہوئے انکا حال چال معلوم کیا۔ پولیس کپتان نے اپنے ماتحتوں سے کہا کہ قانون کے نظم کو ہر حال میں قائم رکھیں اور عوام سے مکالمہ کرتے رہیں۔

مسلم علاقوں میں کاٹے جا رہے ہیں ووٹ: انوپ سنڈا

سلطانپور (نامہ نگار):

سماجوادی پارٹی کے قومی ترجمان اور سابق ممبر اسمبلی انوپ سنڈا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسلم اکثریتی علاقوں میں ایک سازش کے تحت اقلیتی طبقہ کے ووٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ انوپ سنڈا نے کہا کہ بہت سارے مواضعات میں فارم سات کے ذریعہ اعتراض کرنے والے اس موضع کے ہیں ہی نہیں اور انکی دستخط بھی اعتراض فارم پر واضح نہیں ہے۔ انوپ سنڈا نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی واضح ہدایت ہے کہ ایک شخص دس سے زیادہ اعتراض نہیں کر سکتا لیکن ہو یہ رہا ہے کہ ایک شخص کی دستخط سے ستر اسی لوگوں پر اعتراض فارم بھرے جا رہے ہیں اور اعتراض کرنے والے کا ایک نمبر بھی ان فارموں پر نہیں ہے جو دوسروں پر اعتراض کر رہے ہیں انوپ سنڈا نے کہا کہ سماجوادی پارٹی ہر قیمت پر جمہوریت کی حفاظت کریگی اور ووٹر لسٹ سے نام کاٹے جانے کی سازش کے خلاف آمرن انشن تک جانے کا تیار ہے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

سیف الاسلام کا جنازہ ان کی مقبولیت پر قومی ریفرنڈم ہے: سعدی قذافی

تریپولی (ایجنسی):

لیبیا میں سعدی قذافی نے اپنے بھائی سیف الاسلام کے بارے میں کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد الیکشن جیت گئے ہیں۔ یہ ان کے جنازے پر ان کے خاندان کے کسی فرد کا پہلا تبصرہ تھا۔ سیف الاسلام کے جنازے میں سابق حکومت کے حامیوں اور دیگر سیاسی دھاروں سمیت ہزاروں لیبیائی باشندوں نے شرکت کی۔

سعدی قذافی نے اپنے "ایکس" پیج پر ایک پوسٹ میں کہا کہ آج کا جنازہ لیبیا کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ ہے، آج کا جنازہ سیف الاسلام کی مقبولیت پر ایک عوامی اور قومی ریفرنڈم ہے۔ سیف الاسلام مرنے کے بعد بھی الیکشن جیت گیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے ان تصاویر کو بھی منسلک کیا جو سیف الاسلام کے جسدِ خاکی کو قبرستان لے جانے والے جم غفیر کی گواہی دے رہی تھیں۔

جمعہ کو سیف الاسلام قذافی کے جنازے میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت کی جو لیبیا کے تمام شہروں سے سخت حفاظتی پہرے میں آئے تھے۔ یہ جنازہ زنتان شہر میں ان کے گھر کے اندر ان کے قتل کے 3 دن بعد ہوا۔ جنازے میں شریک افراد نے سیف الاسلام قذافی کے قتل کے جرم کی مذمت میں نعرے لگائے اور اس جرم کے محرکات کی فوری اور شفاف تحقیقات اور قاتلوں سے بدلہ لینے کا مطالبہ کیا۔

سیف الاسلام کو بنی ولید شہر کے مناسلہ قبرستان میں ان کے بھائی خمیس قذافی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ خمیس 2011 کے انقلاب کے دوران مارے گئے تھے۔ سیف الاسلام نے 2021 میں شروع ہونے سے پہلے منسوخ ہونے والے صدارتی انتخابات کے لیے اپنی امیدواری کا اعلان کیا تھا جہاں کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ ان کی سیاسی میدان میں واپسی ان انتخابات کی منسوخی کی ایک بڑی وجہ تھی کیونکہ وہ سابق حکومت کے حامیوں کی حمایت سے ایک نمایاں امیدوار تھے۔ یاد رہے 4 نامعلوم مسلح افراد نے منگل کی شام طرابلس کے جنوب مغرب میں واقع شہر زنتان میں سیف الاسلام قذافی کو ان کے گھر میں قتل کر دیا تھا۔

ایران ایٹمی تنصیبات کے مقابل میزائل تنصیبات کی مرمت تیزی سے کر رہا: رپورٹ

واشنگٹن (ایجنسی):

"نیویارک ٹائمز" کی جانب سے سیٹلائٹ تصاویر کے تجزیے سے ظاہر ہوا ہے کہ ایران نے گذشتہ سال فضائی حملوں میں نقصان پہنچنے والی کئی بیلسٹک میزائل تنصیبات کی تیزی سے مرمت کر لی ہے۔ اس کے برعکس اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے نشانہ بنائی گئی اہم ایٹمی سائٹس پر اس کی کوششیں محدود مرمت تک ہی رہی ہیں۔ تعمیر نو کے کاموں میں یہ مختلف رفتار تہران کی عسکری ترجیحات کے بارے میں بتا رہی ہے۔ یہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب امریکہ اس کے قریب اپنی افواج جمع کر رہا ہے اور جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نئی فوجی کارروائی پر غور کر رہے ہیں۔

اگر امریکہ نے حملہ کیا تو غالباً ایران اسرائیل اور خطے میں امریکی مفادات کو نشانہ بنانے والے بیلسٹک میزائلوں سے جواب دے گا۔ امریکی اور ایرانی فریقین نے ایک اور تصادم سے بچنے کی کوشش میں جمعہ کو سلطنت عمان میں ملاقاتیں کیں۔ ایران کے ایٹمی اور میزائل پروگراموں کی قریبی نگرانی کرنے والے ماہرین نے "نیویارک ٹائمز" کے تجزیے کی تصدیق کی ہے۔ گزشتہ جون میں 12 روز تک جاری رہنے والے تنازعے کے دوران اسرائیل یا امریکہ کی جانب سے نشانہ بنائی گئیں تقریباً بیس مقامات کا تجزیہ کیا گیا۔ اخبار نے پایا کہ ان میں سے نصف سے زیادہ سائٹس پر تعمیراتی کام جاری ہے۔ تاہم ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ مرمت کی مکمل حد اب بھی واضح نہیں ہے کیونکہ سیٹلائٹ تصاویر صرف تعمیراتی کاموں کا فضائی منظر فراہم کرتی ہیں۔ اخبار کے جائزے میں شامل تصاویر بتاتی ہیں کہ کئی میزائل تنصیبات پر حملوں کے کچھ ہی عرصہ بعد مرمت شروع کر دی گئی تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران نے میزائلوں کی پیداوار کو اپنی قلیل مدتی ترجیح بنایا ہے۔ واشنگٹن میں نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کے" سینٹر فار دی اسٹڈی آف ویپنز آف ماس ڈسٹرکشن" کے مشیر ماہرجان کیوز نے اپنے تبصرے میں کہا کہ میزائل حملوں کے ذریعے اسرائیل، امریکی اڈوں اور خطے کے اتحادیوں کو دھمکانا ایران کے پاس دستیاب ان چند اختیارات میں سے ایک ہے جو اسے اپنی ایٹمی تنصیبات پر دوبارہ حملوں سے روکنے کے لیے حاصل ہیں۔

جمہوری اور سیکولر قوم میں تفرقہ انگیز بیان کی کوئی گنجائش نہیں: شیخ ابوبکر

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی)

جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ میں ختم البخاری کے موقع پر 48 ویں یوم تاسیس پر سالانہ دستار بندی اور عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں 548 فارغین علماو 82 حفاظ کرام کو سند و دستار سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ملک و بیرون ممالک کی مقتدر شخصیات، اہل قلم، علما و عمائدین سمیت ہزاروں کی تعداد میں سفید لباس میں ملبوس شرکاء موجود رہے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن سے شیخ طارق ابو احمد (جمہوریہ مصر) اور مرکز پرسیڈنٹ سید علی بافقیہ کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس کا افتتاح H.E شیخ علی الہاشمی، متحدہ عرب امارات کے صدر کے مذہبی مشیر اور معروف اسلامی اسکالر نے کیا۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں تقویٰ کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ تقویٰ انسان کو گناہوں کی رغبت سے بچاتا ہے اور خدا ترسی پیدا کرتا ہے۔ شیخ علی الہاشمی نے ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان دوستانہ ماحول اور خوشگوار تعلقات کی تعریف کی۔ کانفرنس میں شیخ ابوبکر احمد کے زبان بافیض ترجمان سے ختم البخاری کا آخری درس ہوا۔ اپنے خطاب میں شیخ ابوبکر احمد نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لیے پرامن سماجی ماحول ضروری ہے اور کہا کہ ایک جمہوری اور سیکولر قوم میں تفرقہ انگیز بیان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے ہندوستانی آئین میں درج اقدار پر زور دیا۔ یہ بھی واضح کیا کہ کسی بھی شہری کو غیر منصفانہ طور پر NRC کے تحت خارج نہ کیا جائے اور حکومتوں پر زور دیا کہ وہ امن کو فروغ دینے کے لیے ہندوستان کے سفارتی اثر و رسوخ کے استعمال کی وکالت کرتے ہوئے عالمی سیاست کو غیر مستحکم کرنے والے اقدامات سے باز رہیں

کانووکیشن کانفرنس شام 5 بجے شروع ہوئی مغرب نماز باجماعت ادا کی گئی۔ اجلاس کی صدارت سمستھا کیرالہ جمعیۃ العلماء کے صدر ای سلیمان مسلیار نے کی۔ جبکہ کیرالہ مسلم جماعت کے جنرل سکریٹری سید ابراہیم الخلیل البخاری نے کلیدی خطاب کیا۔ کانفرنس سے جامعہ مرکز کے چانسلر سی محمد فیضی اور ریکٹر ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری نے ویژنری ٹاک پیش کیا۔ گریجویٹ اسکالرز کے لیے ڈگری کی تقسیم اور مرکز کی گولڈن جوبلی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر لاگو کیے گئے سماجی بہبود کے 50 کروڑ روپے کے منصوبوں کی تقسیم کا افتتاح شیخ ابوبکر احمد نے کیا۔ اجمیر درگاہ کے سید محمد مہدی میا چشتی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ قبل ازیں صبح سے مختلف نشستوں میں دینی ملی وسماجی کے کئی پروگرامس منعقد کئے جس میں اسکالرس کانفرنس، ینگ انٹر، پرینیورز کانکلیو، ثقافی ڈیلی گیٹ میٹ، گلوبل پرواسی میٹ، ہنکافل میٹ اور رسی لبا کی تقسیم شامل تھیں۔

جن معززین نے شرکت کی ان میں کیرالہ کے وزیر صنعت پی راجیو، گوا کے سابق گورنر ایڈوپی ایس سریدھرن پلئی، سابق ایم پی کے مرلیدھرن، ریاستی حج کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر حسین ثقافی چلی کوڈ، عبدالجلیل ثقافی، کیرالہ اسٹارٹ اپ مشن پروجیکٹ ڈائریکٹر ساجیت کمار، اور ملاپورم کوآپریٹیو اسپننگ مل کے چیئرمین پی محمد یوسف ہیں۔ اختتامی سیشن میں سمستھا کے سکریٹری پیروڈ عبدالرحمن ثقافی، بنگلورو مسلم ایسوسی ایشن کے چیئرمین فاروق محمد سیٹھ، یتیم خانہ کنٹرول بورڈ کے چیئرمین این علی عبداللہ، ایس وائی ایس جنرل سکریٹری رحمت اللہ ثقافی، عبدالمجید نگکڑ، عبدالعزیز ثقافی مماپاڑ، ڈاکٹر ابوبکر، ڈاکٹر ابوبکر اور دیگر نے خطاب کیا۔ ممتاز اسکالرز سمستھا کیرالہ کے لیڈرز جمعیۃ العلماء، سماجی اور تعلیمی شخصیات، اور قومی اور بین الاقوامی مہمانوں بشمول سید عبدالفتاح احد العالم، سید شرف الدین جمالی، وی پی ایم فیضی، وندور عبدالرحمن فیضی، ابوحنفی حسین الفیضی، ڈاکٹر ابوحنیفہ۔ عبدالرحمن فیضی مرایا منگلاتھ، حمزہ مسلیار، محی الدین کٹی مصلیار، کے پی محمد مصلیار کوٹھم، عبدالجلیل ثقافی، عبدالعزیز ثقافی، سید محمد تراب ثقافی، عبدالکریم حاجی چالیم، منصور حاجی چینئی، اے سیف الدین حاجی، پروفیسر اے کے عبدالحمید، اور عثمان ثقافی، سی پی عبید اللہ ثقافی نے شرکت کی۔

ہندوستان کی بجٹ کے برابر اے آئی پر پیسہ بہا رہی ہیں ٹیک کمپنیاں

نئی دھلی (ایجنسی): دنیا بھر میں توقعات اور خدشات کے درمیان مصنوعی ذہانت (اے آئی) دھیرے دھیرے اپنے پیر پھیلاتا جا رہا ہے۔ کمپنیاں اسے تیزی سے اپنانے پر زور دے رہی ہیں۔ بلومبرگ کی ایک رپورٹ کے مطابق اس سلسلے میں ایمیزون، گوگل، میٹا اور مائیکروسافٹ سمیت 4 بڑی ٹیک کمپنیاں 2026 میں اے آئی اور متعلقہ انفراسٹرکچر تیار کرنے پر 650 بلین ڈالر خرچ کرنے والی ہیں۔ یہ انکشاف اس لئے حیران کن ہے کیونکہ حال ہی میں مرکزی حکومت نے عام بجٹ پیش کیا ہے جس میں پورے ملک کی ترقی کے لیے کل اخراجات تقریباً 670 بلین ڈالر رکھے گئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت پورے ملک کے لیے سال بھر کے بجٹ پر جتنا خرچ کر رہی ہے، تقریباً اتنا ہی ٹیک کمپنیاں اے آئی پر لگا رہی ہیں۔

حال ہی میں ان تمام بڑی کمپنیوں نے اپنے اپنے مالیاتی نتائج کے بارے میں بتایا جس میں اپنے آنے والے اخراجات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ ابھی کچھ دن پہلے گوگل نے صرف اتنا کہا تھا کہ 2026 میں اس کا خرچ تقریباً 185 بلین ڈالر ہوگا۔ اس کے کچھ دنوں بعد ایمیزون نے اعلان کیا کہ اس سال اس کے کل اخراجات 200 بلین ڈالر ہوں گے۔ وہیں میٹا نے اپنا خرچ تقریباً 135 بلین ڈالر بتایا۔ مائیکروسافٹ کے لیے یہ اندازہ 120 بلین ڈالر ہونے کی امید ہے۔ اس مقررہ فنڈنگ کا بڑا حصہ براہ راست اے آئی انفراسٹرکچر تیار کرنے پر خرچ کیا جائے گا جس میں بڑے ڈیٹا سینٹر، اعلیٰ درجے کے سرورز، نیٹ ورکنگ کا سامان اور خصوصی چپس شامل ہوں گے۔ واضح رہے کہ ٹیک کمپنیوں میں بطرفی کی اطلاعات کچھ عرصے سے سامنے آ رہی ہیں۔ حال ہی میں ایمیزون نے تقریباً 16,000 ملازمین کو نکال دیا تھا۔ پچھلے سال مائیکروسافٹ نے 9,000 ملازمین کو باہر کا راستہ دکھایا۔ میٹا نے بھی اپنی ریئلٹی لیب میں 10 فیصد ملازمین کی نوکری پر قینچی چلا دی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کہیں نہ کہیں کمپنیاں اپنے اخراجات کو کم کرنے کے لیے تنظیم نو کے نام پر ملازمین کو نوکری سے نکال رہی ہیں تاکہ اے آئی انفراسٹرکچر پر زیادہ خرچ کرنے میں مدد مل سکے۔

''لوہیا نامہ'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جا سکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ **لوہیا نامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، **ایڈیٹر: جاوید احمد**

ظہرالنبی فاؤنڈیشن کا مفت طبی کیمپ، درجنوں مریضوں کو بینائی کا تحفہ

صحتِ بینائی کیلئے سماج میں آگاہی پیدا کرنا ضروری: ڈاکٹر سعید احمد

لکھنؤ (پریس ریلیز):
ظہرالنبی فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام اور مسلم ویلفیئر سوسائٹی کے اشتراک سے اندرا نگر، غاری پور، سی بلاک مسجد میں منعقد ہونے والا ''مفت طبی و فلاحی کیمپ'' کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ کیمپ میں درجنوں مستحقین نے شرکت کی اور آنکھوں کے امراض کا تفصیلی معائنہ، علاج، مفت ادویات اور چشموں کی سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ صبح ۱۱ر بجے سے شام تک جاری رہنے والے اس کیمپ میں ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم نے مسلسل خدمات انجام دیں، جبکہ موتیا بند کے مریضوں کا مکمل علاج اور آپریشن بھی فاؤنڈیشن کی جانب سے بالکل مفت فراہم کیا گیا۔

آنکھوں کے ماہر سرجن ڈاکٹر سعید احمد نے اس موقع پر کہا کہ ''آنکھیں صرف بینائی کا ذریعہ نہیں بلکہ انسان کی پہچان اور شعور کی علامت ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ صحتِ بینائی کے بارے میں سماج میں آگاہی پیدا کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ کوئی بھی فرد لاعلمی یا وسائل کی کمی کی وجہ سے بینائی سے محروم نہ رہ جائے۔ ڈاکٹر سعید نے فلاحی کیمپوں کو انسان دوستی اور خدمتِ خلق کے جذبے کو مضبوط کرنے کا ذریعہ قرار دیا۔

کیمپ کے کنوینر حافظ محمد ادریس نے کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد عوام کو آنکھوں کے امراض سے متعلق درست معلومات فراہم کرنا اور مستحقین تک بروقت علاج پہنچانا تھا۔ انہوں نے عوام کی بڑی تعداد میں شرکت کو سماج میں فلاحی سرگرمیوں کے زندہ احساس کا ثبوت بتایا۔

مہمانِ خصوصی انجینئر سلمان خان منیجر ظہرالنبی فاؤنڈیشن نے کامیاب انعقاد پر اراکین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ کام محض علاج کا نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کا ہے۔ آنکھوں کی روشنی بحال کرنا دراصل زندگی کی تازگی اور رونق لوٹانے کے مترادف ہے۔''

سرپرست سید لئیق احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ ظہرالنبی فاؤنڈیشن ہمیشہ خدمتِ خلق، تعلیم اور صحتِ عامہ کے شعبوں میں فعال کردار ادا کرتی رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مستقبل میں بھی اس نوعیت کے مزید کیمپ منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد اس سہولت سے مستفید ہوسکیں۔ اس موقع پر عدنان ظہیر وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

بی جے پی حکومت سے ملک کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے: اکھلیش یادو

بی جے پی ملک کی مارکیٹ اور معیشت کو دوسرے ممالک کے حوالے کر رہی ہے

لکھنؤ (پریس ریلیز):
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت سے ملک کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ حکومت نے 500 بلین ڈالر کی تجارت امریکہ کے حوالے کر دی ہے۔ اس نے زراعت کو بھی سونپ دیا ہے۔ بی جے پی ملک کی مارکیٹ اور معیشت کو دوسرے ممالک کے حوالے کر رہی ہے۔ اس سے ہمارے کسان تباہ ہوجائیں گے اور زراعت خطرے میں پڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ بی جے پی نے ملک کے کسانوں کے لیے خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

قنوج میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹ کے ایس آئی آر کے بارے میں کہا کہ ایس آئی آر بہت اہم ہے۔ بی جے پی والے نئی نسل سے خوفزدہ ہیں۔ نئی نسل کے نوجوان نوکری اور روزگار چاہتے ہیں۔ بی جے پی نوجوانوں کو روزگار اور روزگار فراہم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے وہ عوام کو ایس آئی آر اور ووٹر لسٹ میں الجھا رہے ہیں۔ کبھی وہ ووٹ ڈیلیٹ کرتے ہیں اور کبھی ووٹ ڈالتے ہیں۔ ان کے ذریعے شکایات درج کروائی جاتی ہیں۔ کئی لوگ پکڑے گئے جن کے فارم پر دستخط جعلی ہیں۔ یہ لوگ اقلیتوں کے ووٹ کاٹنے کے لیے جعلی دستخطوں سے بھرے فارم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر روز بی جے پی کے لوگوں نے پی ڈی اے کے ووٹ کاٹنے کے لیے بڑی تعداد میں فارم 7 بھرنے کے ثبوت مل رہے ہیں۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ایس پی حکومت کے دوران قنوج میں کافی کام ہوئے ہیں۔ عوام اچھی اجازت، سستی بجلی، نوکریاں اور اچھی سڑکیں چاہتے ہیں۔ ہم عوام کی خدمت کریں گے۔ جب ہم اقتدار میں آئیں گے تو مزید کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹینس کرکٹ کسی بھی عمر کے لوگ کھیل سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ بچے بھی اسے کھیل سکتے ہیں۔ ہر کوئی اسے کھیل سکتا ہے۔ اگر ایس پی کی حکومت بنتی ہے تو قنوج کے تروا میں ملک کا بہترین اسپورٹس کمپلیکس بنایا جائے گا۔ قنوج میں بڑے میچوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ جب بھی لکھنؤ میں کوئی بین الاقوامی میچ ہوتا ہے تو قنوج کے لوگوں اور نوجوانوں کو میچ دیکھنے لے جایا جاتا ہے۔

متنازعہ فلم کے لیے بی جے پی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے فلم بننے کے بعد او ٹی ٹی کو اجازت ضروری ہوگی۔ OTT کا تعلق بی جے پی حکومت سے ہے، اور اس نے اجازت دی ہے۔ کوئی بھی فلم یا سیریل بنانے کے لیے حکومت سے اجازت لینی چاہیے۔ حکومت نے اجازت کیسے دی؟

لکھنؤ سے کانپور جانے والوں کو راحت، جام سے ملے گا چھٹکارا، سفر کا وقت ہوگا کم

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش کے دو بڑے شہروں لکھنؤ اور کانپور کے درمیان سفر بہت آسان اور تیز تر ہونے والا ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) نے اعلان کیا ہے کہ 63 کلومیٹر طویل لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے یکم اپریل سے مسافروں کے لیے کھول دیا جائے گا۔ اس ایکسپریس وے کے کھلنے سے موجودہ 2 سے 2.5 گھنٹے کا سفری وقت کم ہو کر صرف 30 سے 35 منٹ رہ جائے گا۔ NHAI حکام کے مطابق یہ ایکسپریس وے جدید ٹیکنالوجی اور حفاظتی معیارات سے لیس ہے۔ اس ایکسپریس وے پر گاڑیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ رفتار کی حد 120 کلومیٹر فی گھنٹہ مقرر کی گئی ہے۔ تقریباً 600,3 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے اس راستے میں چار بڑے پل، 25 چھوٹے پل اور چار فلائی اوور شامل ہیں۔

تیز رفتاری کی وجہ سے ہونے والے حادثات کو روکنے کے لیے ATMS (آٹو میٹک ریموٹ کنٹرول سسٹم) سسٹم نصب کیا گیا ہے جو تیز رفتاری سے چلنے والے ڈرائیوروں کے فوری چالان کریں گے۔ پورے راستے کی 63 سی سی ٹی وی کیمروں اور 16 ویڈیو ڈیٹیکشن سسٹم کے ذریعے نگرانی کی جائے گی۔ بنی سے شکلا گنج (اُناؤ) (45 کلومیٹر)۔ ایکسپریس وے شکلا گنج پر ختم ہوجائے گا، جہاں سے مسافر جاجماؤ اور کانپور میں داخل ہونے کے لیے گنگا پل کو عبور کر سکتے ہیں۔ اس ایکسپریس وے سے نہ صرف لکھنؤ اور کانپور سے سفر کرنے والوں بلکہ سیتاپور، ہردوئی، ایودھیا اور سلطان پور سے سفر کرنے والوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ مسافر بیرونی رنگ روڈ کے ذریعے براہ راست بنی پہنچ سکیں گے اور پھر شہر کی ٹریفک اور بھیڑ سے بچتے ہوئے ایکسپریس وے تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔ پروجیکٹ ڈائریکٹر نکول پرکاش ورما نے بتایا کہ سیکورٹی کا نظام اتنا سخت ہے کہ ریسکیو ٹیمیں کسی بھی ہنگامی صورتحال یا حادثے کی اطلاع ملنے کے 15 منٹ کے اندر جائے وقوعہ پر پہنچ جائیں گی۔

بی جے پی ایک مخصوص کمیونٹی کو نشانہ بنا کر اس کی توہین کرتا ہے: سپا

لکھنؤ (پریس ریلیز):
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی ہمیشہ ایک مخصوص برادری کے کچھ لوگوں کو اس برادری کے خلاف غلط استعمال کرنے کی سازش کرتی ہے۔ اس طرح، یہ ایک مخصوص کمیونٹی کو نشانہ بناتا ہے، شناخت کرتا ہے اور اس کی توہین کرتا ہے۔ کبھی بی جے پی بیان بازی کے ذریعے، کبھی اجلاسوں میں نوٹس جاری کر کے، اور کبھی اشتہارات، تشہیری مواد یا فلموں میں اپنا پیسہ لگا کر ایسا کرتی ہے۔ اور جب تنازعہ بڑھتا ہے تو یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے، مگر مچھ کے آنسو بہاتا ہے اور دکھاوے کے لیے جھوٹی کارروائی کرنے کا ڈرامہ کرتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ چھپ چھپ کر ٹارگٹڈ کمیونٹی کو ذلیل اور مظلوم دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ موجودہ فلم کے مسئلے کا نام لے کر ذکر کرنا ناممکن ہے کیونکہ فلم کا ٹائٹل نہ صرف قابل اعتراض ہے بلکہ انتہائی توہین آمیز بھی ہے۔ فلم کا نام تبدیل کرنے سے بی جے پی کا مقصد صرف اس کمیونٹی کو بدنام کرنا ہوگا۔ ایسی فلموں کو نام بدل کر بھی ریلیز نہیں کرنا چاہیے۔ جب پروڈیوسروں کو مالی نقصان ہوگا تب ہی ایسی فلمیں بننا بند ہوجائیں گی، کیونکہ جو لوگ پیسے کے لالچ میں بی جے پی کے ایجنڈے کو آگے بڑھاتے ہیں، انہیں بھی بی جے پی ممبران کی طرح پیسے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ یہ "تخلیقی آزادی" یا "تخلیقی آزادی" کی خلاف ورزی کا معاملہ نہیں ہے، یہ "تخلیقی سمجھ" یا "تخلیقی سمجھداری" کا معاملہ ہے۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت تعصب پر مبنی اور ایک گروہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی فلم کو تفریح کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟ اور اگر مقصد تفریح نہیں ہے تو پھر ایک مخصوص کمیونٹی کو بدنام کرنے کا بنیادی ایجنڈا بے نقاب ہونا چاہیے۔ اس کو یہ بھی بے نقاب کرنا چاہیے کہ اس کے پیچھے کون ہے، اور کوئی اس طرح کے سماج دشمن اور تباہ کن سرگرمیوں میں اپنا پیسہ اور دماغ کیوں لگا رہا ہے۔ اگر "تخلیقی آزادی" جان بوجھ کر کسی اور کے وقار کی خلاف ورزی کرتی ہے، تو اس متعصب تخلیقی صلاحیت پر مکمل پابندی عائد کرنا تخلیقی صلاحیتوں کی خلاف ورزی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اظہار رائے کی آزادی صرف اس وقت تک قابل قبول ہے جب تک کہ اس سے دوسروں کے وقار اور ساکھ کو پامال نہ کیا جائے۔

لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں ریاست کے مختلف اضلاع کے پارٹی کارکنوں اور لیڈروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت بدعنوانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ہر قسم کی کرپشن اپنے عروج پر ہے۔ بی جے پی ایس آئی آر فارم 7 میں ہیرا پھیری کر رہی ہے۔ PDA بالخصوص اقلیتوں کے ووٹ کاٹنے کی سازش کی جارہی ہے۔ بی جے پی پی ڈی اے کے خلاف سازش کر رہی ہے۔ یہ پی ڈی اے کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے۔ یہ اس کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے۔ یہ مندر چھوڑنے کے بعد ہیکل کو دھویا جاتا ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی جین جی سے ڈرتی ہے۔ نوکریاں نہیں ہیں۔ روزگار کہاں ہے؟ بھارت کہاں بنا رہا ہے؟ شری اکھلیش یادو نے کہا کہ ہمیں بی جے پی کے خلاف ہوشیار اور چوکنا رہنا ہوگا۔ اس حکومت نے عوام کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ بی جے پی بنیادی مسائل سے لاتعلق ہے۔ ریاست میں منشیات کا کاروبار بڑھ رہا ہے۔ جو حکومت گنجا نہیں پکڑ سکتی وہ مانجھا کیسے پکڑے گی؟ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش کی ترقی کو روک دیا ہے۔ اس نے ریاست کو برباد کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ترقی کے دشمن ہیں۔ جہاں ترقی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بلڈوزر لے کر وہاں پہنچ جاتا ہے تاکہ اسے تباہ کر دے۔ جیسے ہی وزیر اعلیٰ کو ترقی کا علم ہوتا ہے، وہ بلڈوزر لے کر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔

کیا بی جے پی حکومت ڈیل کے نام پر محض نقطے والی لکیر پر دستخط کرنے پر مجبور ہے؟ انہوں نے کہا، "یہ کوئی ڈیل نہیں ہے، یہ ایک رعایت ہے۔ بی جے پی حکومت نے ملک کی مارکیٹ کو امریکہ کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ کوئی سمجھوتہ نہیں ہے، یہ ہتھیار ڈالنے کی بات ہے۔ بی جے پی حکومت نے ملک کی 70 فیصد آبادی کے مفادات سے سمجھوتہ کیا ہے۔"

یونٹی پی۔جی۔کالج میں دوروزہ یونیفیسٹ 2026 کا آغاز

لکھنؤ (پریس ریلیز): یونٹی پی۔جی۔کالج، جسٹس مرتضیٰ حسین روڈ، بسنت کنج، آئی۔آئی۔ایم۔بائی پاس روڈ، لکھنؤ میں دوروزہ سالانہ یونیفیسٹ۔ 2026 فیسٹیول کا افتتاح آج 2026-2-07 کو کالج کے چیئرمین جناب جسٹس امتیاز مرتضیٰ نے چراغ روشن کر کے کیا اور انھوں نے اپنی تقریر میں طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگرام منعقد کرتے رہنا چاہئے تاکہ بچوں کا حوصلہ برقرار و بلند رہے۔ اس موقع پر کالج کی وائس چیئرپرسن محترمہ ثمینہ امتیاز، سکریٹری جناب مرتضیٰ حسنین خان، کوآرڈینیٹر محترمہ اسماء جاوید، کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون، اساتذہ طلبہ و طالبات موجود تھے۔ آج پہلے دن 2026-2-07 کو رنگولی، نکڑ ناٹک، گلوکاری (سولو اور گروپ)، کولاج میکنگ، فیس پینٹنگ، مہندی مقابلہ، سلیم پوئٹری اور گروپ ڈانس جیسے پروگرام منعقد ہوئے۔ اس میں شہر کے مختلف اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ کل تاریخ 2026-2-08 کو ریمپ واک، ایلومنائی میٹ، انعامات کی تقسیم اور فیٹ وغیرہ ہوگا۔

اسلام آباد میں مسجد میں ہوئے خودکش دھماکے کی مولانا کلب جواد نقوی نے کی مذمت

لکھنؤ (پریس ریلیز):
پاکستان کے اسلام آباد شہر کی جامع مسجد "خدیجۃ الکبریٰ" میں نماز جمعہ کے دوران ہوئے خودکش بم دھماکے کی مجلس علمائے ہند کے سبھی اراکین نے سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اس حملے کو پاکستانی سرکار کی ناکامی قرار دیا۔ علماء نے کہا کہ پاکستانی سرکار اقلیتوں کو تحفظ دینے میں ہمیشہ ناکام رہی ہے اور یہ خود کش حملے پاکستانی فوج کی سرپرستی میں داخلی سطح پر مسلسل دہشت گردی کے فروغ کا نتیجہ ہیں۔ علماء نے کہا کہ ہم اس دلخراش واقعہ کی مذمت کرتے ہیں اور اس موقع پر ہم پاکستانی شیعہ کمیونٹی کے ساتھ ہیں۔

مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں مسلسل شیعوں کی ٹارگیٹ کلنگ ہورہی ہے جس پر نہ تو سرکار سنجیدہ ہے اور نہ اقوام متحدہ۔ مولانا نے کہا کہ حقوق انسانی کی تنظیموں کو پاکستان میں شیعہ نسل کشی پر کارروائی کرتے ہوئے اس مسئلے کو عالمی سطح پر اٹھانا چاہیے۔ مولانا نے کہا کہ مسجدوں میں دھماکے کرنے والے ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتے۔ پاکستان میں دہشت گردی کو مسلسل فروغ ہورہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی سرکار دہشت گردوں کی پشت پناہی میں مصروف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان ہی نہیں کسی بھی مسلم ملک میں شیعہ محفوظ نہیں ہیں۔ تکفیری نظریات نے شیعوں کے قتل عام کا جواز فراہم کیا ہے جسکی بنا پر پوری دنیا میں شیعوں کی ٹارگیٹ کلنگ ہورہی ہے۔ مسلم علماء نے کبھی تکفیری گروہوں اور انکے نظریات کی مذمت نہیں کی جس کا خمیازہ انسانیت کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ افسوس ہندستان کے مسلم علماء اور مفتی بھی اس پر خاموشی اختیار کئے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بھی کہیں نا کہیں تکفیری گروہوں اور انکے نظریات کے حامی ہیں۔ مولانا نے بم دھماکے میں شہید ہونے والے سبھی مومنین کے لواحقین کو تعزیت پیش کرتے ہوئے اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کی سبھی تنظیموں سے پاکستان میں شیعوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے سنجیدہ اقدمات کرنے کا مطالبہ کیا۔ مجلس علمائے ہند کے اراکین نے سبھی شہداء کے پسماندگان کو تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہوئے دہشت گردوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

شادی کے بہانے خاتون کا جسمانی استحصال، ملزم گرفتار

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش کے گجرولا پولیس نے ایک ایسے شخص کو گرفتار کیا ہے جس نے خود کو ہندو جاٹ اور بابا نیم کرولی کا عقیدت مند ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر اس سے شادی کا وعدہ کر کے ایک نوجوان خاتون کا جنسی استحصال کیا۔ ملزمان اس کے زیورات اور دیگر قیمتی سامان چھین کر فرار ہوگئے۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا، جہاں سے اسے جیل بھیج دیا گیا۔ سی او انجلی کٹاریہ نے بتایا کہ گجرولا علاقہ کی ایک نوجوان خاتون نے 4 فروری کو رپورٹ درج کرائی۔ اس نے الزام لگایا کہ گجرولا کے محلہ وجے نگر کے رہائشی نے اسنیپ چیٹ پر اس سے دوستی کی، یہ دعویٰ کیا کہ وہ ہندو جاٹ اور بابا نیم کرولی کا عقیدت مند ہے۔ لڑکی کا اعتماد حاصل کرتے ہوئے، اس نے گپ شپ شروع کی اور پھر ملاقات ہوئی۔ اس دوران اس نے شادی کی پیشکش کی اور لڑکی کا جسمانی استحصال کیا۔ مزید یہ کہ کئی بار لڑکے نے نقدی اور سونے چاندی کے زیورات لیے۔ چند ماہ بعد جب لڑکی نے شادی کی بات کی تو وہ مشتعل ہوکر فرار ہوگیا۔ سی او انجلی کٹاریہ نے بتایا کہ ملزم نے اپنا مذہب چھپا کر اور جھوٹی کہانیاں سنا کر خاتون سے دوستی کی تھی۔ خاتون کی شکایت کے بعد گجرولا پولیس اسٹیشن میں ایک پولیس ٹیم کو ملزم ساحل کی تلاش کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ تفتیش اور لوکیشن ٹریسنگ کے بعد ملزم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا جہاں سے اسے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

امام بارگاہ خدیجتہ الکبریٰ مسجد پر خودکش حملہ قابل مذمت: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنؤ (پریس ریلیز):
آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں امام بارگاہ خدیجتہ الکبریٰ کے قریب نمازِ جمعہ کے وقت پیش آنے والے دہشت گردانہ حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے اس واقعے کو انسانیت کو شرمسار کرنے والا عمل قرار دیتے ہوئے کہا کہ عبادت گاہوں کے اطراف تشدد کی کارروائیاں امنِ عالم اور انسانی اقدار پر براہِ راست حملہ ہیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے واقعے میں شہید ہونے والے افراد کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معصوم جانوں کا ضیاع ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے شہداء کے لیے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی کوئی سرحد، کوئی مذہب اور کوئی جواز نہیں ہوتا۔ بے گناہوں کو نشانہ بنانا کسی نظریے کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ یہ انسان دشمن سوچ کی عکاسی ہے۔

عمار رضوی نے خبر کے ذریعے حکومتِ پاکستان اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی شفاف اور مؤثر تحقیقات کر کے ذمہ دار عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور عبادت گاہوں سمیت حساس مقامات کی سیکیورٹی کو مزید مضبوط کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اس طرح کے واقعات سماجی تانے بانے کو پاش پاش کرنے کی منشا سے کئے جاتے ہیں اس لیے وہ نفرت کے بیانیے کے مقابلے میں امن، رواداری اور انسان دوستی کے پیغام کو فروغ دیں۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ اس نوعیت کے واقعات پوری دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑ دینے کے لیے کافی ہیں اور عالمی برادری کا دہشت گردی کے خلاف متحد ہونا ہی پائیدار امن کی واحد راہ ہے۔

حاجی حبیب الرحمن کلینک کی باوقار افتتاحی تقریب بارہ شہروں سے نمائندہ شخصیات کی شرکت

مالیگاؤں (پریس ریلیز):
ہوپس انڈیا ممبئی کی طبی اور سماجی خدمات تو دو دہائیوں سے زیادہ برسوں پر محیط ہیں، لیکن گزرے دس برسوں سے ہم ایک موبائل وین کے ذریعے غریب اور ضرورت مند مریضوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں، اس درمیان ہمارے مشاہدے میں جو بات آئی وہ یہی ہے کہ دوائیں لینے کے لیے جو مریض آتے ہیں ان میں 80 سے 85 فیصد خواتین اور بچے ہوتے ہیں، گزشتہ وزٹ میں چالیس گاؤں، چوپڑہ اور املنیر جیسے شہروں کے دورے کے بعد غلام سرور بھائی کی دعوت پر ایل ایس اے کرکٹ ٹرف میں آنے کا موقع ملا، اس موقع پر ہم نے اپیل کی تھی کہ کیا ہی بہتر ہو اگر آپ اپنے والد محترم حاجی حبیب الرحمن کے نام سے یہاں اک طبی مرکز قائم کردیں، جہاں سے ہماری ماؤں، بہنوں، بچوں اور بزرگوں کو مفت دوائیں فراہم کی جاسکیں، اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیے کہ دو ہفتہ کے بعد ہم حاجی حبیب الرحمن کلینک کی افتتاحی تقریب میں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے، ان جملوں کے ساتھ حاجی ریحان انور دھوراجی والا نے ایل ایس کے کرکٹ ٹرف میں منعقدہ باوقار افتتاحی تقریب میں اپنی تقریر کا آغاز کیا، ساجد موسیٰ دھوراجی والا کی صدارت میں منعقدہ اس تقریب میں مالیگاؤں کے علاوہ دھولیہ، املنیر، چالیس گاؤں، نندربار، باسنی، پاچورہ، بھڑگاؤں، یاول، ممبئی، جلگاؤں اور احمد نگر جیسے شہروں سے معزز مہمانان نے شرکت کی، ڈاکٹر سید نسیم (ممبئی) اور ڈاکٹر عبدالجبار (ممبئی)، شعیب احمد ناگوری (باسنی) غلام دستگیر خان سر (پونہ) نے اس کلینک کے افتتاح پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے دعائیں دیں، حاجی ریحان انور دھوراجی والا نے کہا کہ مالیگاؤں میں میلاد پاک میٹرنٹی ہاسپٹل قائم کرنے کا جو منصوبہ حاجی حبیب الرحمن صاحب نے بنایا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ایک رول ماڈل ہوگا، اس سے تحریک پا کر دوسرے شہروں میں بھی غریب، محنت کش اور ضرورت مند مریضوں کو راحت دینے کے لیے مخیر حضرات کی سرپرستی میں کام آگے بڑھے گا، ڈاکٹر حامد اقبال نے کہا کہ ریحان بھائی اور ہوپس انڈیا ممبئی کے ڈاکٹرز کی پوری ٹیم کا میں اپنی جانب سے، حضرت آمنہ ٹرسٹ اور مالیگاؤں کے سبھی شہریوں کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ طبی خدمات کے لیے آپ نے مالیگاؤں شہر کا انتخاب کیا، ہزاروں مریضوں تک مفت دوائیں پہنچانا اک قابل تحسین کارنامہ ہے اور پھر ہمارے اسی شہر کو سینٹر بنا کر اب خدمت خلق کے اس سلسلہ کو علاقہ، خاندیش کے متعدد شہروں تک پہنچانے کی کامیاب کوشش بھی مثالی اقدام ہے، موصوف نے کہا کہ حضرت آمنہ ٹرسٹ مالیگاؤں کی جانب سے شہر میں جو طبی خدمت انجام دی جارہی ہے، وہ اطمینان بخش ہے، یہ زمینی کام ہے، جس سے غریب و محنت کش اور ضرورت مند گھرانوں سے تعلق رکھنے والے مریضوں کو فائدہ مل رہا ہے، شہریان کی اس تعلق سے بڑی اچھی رائے ہے جس کا احساس مختلف شعبہ جات سے وابستہ ذمہ دار افراد کے تاثرات کو سننے کے بعد ہوتے رہتا ہے، موصوف نے حاجی حبیب الرحمن کلینک کے افتتاح پر حاجی حبیب الرحمن سیٹھ، ان کے فرزند غلام سرور اور اہل خانہ کو مبارکباد پیش کی، دونڈا نچہ کے میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ذبیر روشن قریشی نے کہا کہ ضرورت مندوں تک طبی سہولت پہنچانا یہ صرف انسانیت کی خدمت ہی نہیں بلکہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے، ریحان بھائی کے ساتھ ہم نے علاقہ، خاندیش کا جب دورہ کیا تو یہ احساس اور زیادہ پختہ ہوا کہ جس شعبہ میں کام کی سخت ضرورت ہے ہماری پیش رفت اسی سمت ہے، دوروزہ دورہ میں ہمارے ڈاکٹرز کی ٹیم نے تقریباً ایک ہزار مریضوں کا چیک اپ کیا، ان سے گفتگو کی تو اندازہ ہوا کہ بہت سارے مریض ایسے ہیں جو ناساز گار حالات اور اپنی مجبوریوں کے سبب روزانہ لگنے والی اپنی ضروری دواؤں کو خرید نہیں پاتے، شکر ہے رب العالمین کا کہ ہوپس انڈیا ممبئی کی مدد سے ایسے ہی مریضوں کی بنیادی طبی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حضرت آمنہ ٹرسٹ مالیگاؤں سرگرم عمل ہے، سلیم شہزاد صدیقی سر نے کہا کہ روٹی کپڑا اور مکان کے ساتھ ساتھ طب کو بھی انسان کی بنیادی ضرورتوں میں شامل کیا جانا چاہیے، طبی سہولیات کے بغیر سکون اور چین سے زندگی بسر نہیں ہوسکتی، غریبوں اور ضرورت مندوں کے لیے یہ کاوش قابل تعریف و تقلید ہے، جس سے عوامی سطح پر غریب اور متوسط طبقہ کے مریض فیض یاب ہو رہے ہیں، مالیگاؤں شہر میں حضرت آمنہ ٹرسٹ کا قیام اک خوش آئند قدم تھا جس کی خدمات کا دائرہ کار وسیع ہوتا جارہا ہے۔

حاجی حبیب الرحمن کلینک کی افتتاحی تقریب میں خصوصی طور پر شرکت کرتے ہوئے محترمہ سکینہ بی شیخ روشن قریشی (نگر سیوک، نندربار)، مختار حاجی قاسم صاحب منصوری (کارپوریٹر دھولیہ) شمس حاجی سمیر (سمیع اللہ) خان صاحب (احمد نگر، کارپوریٹر) حاجی نصیر الدین شرف الدین (نگر سیوک، املنیر) نے اپنے اپنے شہروں میں بھی ہوپس انڈیا ممبئی اور حضرت آمنہ ٹرسٹ مالیگاؤں کے اشتراک سے اس طبی مشن کو پہنچانے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ سرکاری اسکیموں اور یوجناؤں سے بڑے بڑے آپریشن تو ہوجاتے ہیں لیکن مفت دوائیں مریضوں کو نہیں ملتی اس تناظر میں جب ہم مفت دواؤں کی تقسیم کے اس مشن کو دیکھتے ہیں تو اس کی افادیت اور اہمیت و ضرورت واضح ہوتی ہے، حالیہ انتخابات میں اپنے اپنے شہروں سے منتخب ہونے والے ان سبھی عوامی نمائندگان نے حاجی ریحان انور صاحب دھوراجی کو خدمت خلق کی اس جدوجہد پر مبارکباد پیش کی یہ اعلان بھی کیا کہ ہماری کوشش ہوگی کہ ہم اپنی نگر پالیکا اور مہانگر پالیکا کی مدد سے اپنے شہروں میں محلہ کلینک قائم کر کے اس خدمت کو انجام دیں۔

اس افتتاحی تقریب میں ڈاکٹر رفیق الدین قاضی، راہی (جلگاؤں) ڈاکٹر شکیل سعید (یاول) آفتاب شیخ رضوی (دھولیہ) اقبال وزیر (جلگاؤں) رضوی ساجد خان، اجمل سیٹھ، مفتی سید محمد احمد رضا قادری (چالیس گاؤں)، عقیل منصوری، منصور رضا (جیلانی مشن)، موسیٰ سر، حاجی شیخ ناظم (پاچورہ) رضوی معروف (بھڑگاؤں) فیضان سر وغیرہ اپنے رفقا کے ساتھ شریک ہوئے مقامی اہم شخصیات میں ڈاکٹر رئیس احمد رضوی، انجنیئر محمد عمران تابانی، شعیب منصوری سر (لیکچرار، فارمیسی کالج)، حاجی شیخ ذاکر اسٹیمپ ونڈر، مجیب الرحمن سیٹھ، قاضی منظور، محمد ابراہیم راجو بھائی، حافظ شریف احمد رضوی، حافظ احسان رضا سمیت 100 سے زائد مہمانان نے شرکت کی، سبھی کے لیے پرتکلف ظہرانے کا نظم حاجی حبیب الرحمن خانوادہ کی جانب سے کیا گیا تھا، نظامت کے فرائض امتیاز خورشید سر اور اغراض